گلگت بلتستان کے عوام کے دلوں کی آواز

parbatnewsgb.com
Email:w.parbatnews@gmail.com

ABC Certified باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

Weekly
PARBAT NEWS
Gilgit-Baltistan

ہفت روزہ
استور گلگت بلتستان
پربت نیوز

صفحات 4 قیمت 5 روپے

چیف ایڈیٹر صفدر علی بوٹو
ایڈیٹر: غلام رسول رانا

جلد نمبر: 16 | جمعۃ المبارک یکم مئی تا 07 مئی 2026 | شمارہ: 30

یکم مئی مزدوروں کی جدوجہد، قربانیوں اور محنت کو خراج تحسین پیش کرنے کا دن ہے — نگران وزیر اعلیٰ

گلگت بلتستان کی ترقیاتی منصوبوں میں محنت کشوں کا کردار انتہائی اہم ہے اور ان کی خدمات کے اعتراف کے بغیر ترقی کا سفر مکمل نہیں ہو سکتا

دنیا بھر کی طرح آج گلگت بلتستان میں بھی یوم مزدور اس عزم کے ساتھ منایا جا رہا ہے کہ محنت کش طبقے کے حقوق کا مکمل تحفظ یقینی بنایا جائے گا، جسٹس (ر) یار محمد

گلگت (بیورو چیف) نگران وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان جسٹس (ر) یار محمد نے مزدوروں کے عالمی دن کے حوالے سے اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ یکم مئی ان مزدوروں کی قربانیوں اور عزم کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے اپنے بنیادی حقوق کو برقرار رکھنے اور کام کے منصفانہ ماحول کیلئے اپنی جانیں قربان کیں۔ آج کا دن محنت کشوں کی عظمت کی علامت ہونے کے ساتھ یہ موقع بھی فراہم کرتا ہے کہ اپنے محنت کشوں کے قومی تعمیر کیلئے انمول خدمات کا اعتراف کریں۔ نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث میں محنت کشوں کے حقوق، ان کو مناسب معاوضہ کی ادائیگی اور محنت کش طبقہ کے ساتھ منصفانہ سلوک کو یقینی بنانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ نگران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مزدور کسی بھی معاشرے کی ترقی، استحکام اور خوشحالی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی شب و روز محنت ہی قوموں کی تعمیر و ترقی کی ضامن ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کی طرح (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1)

رحمان شاہ نے محکمہ اطلاعات گلگت بلتستان کا چارج سنبھال لیا

ایڈورٹائزمنٹ اور ڈیجیٹل میڈیا پالیسی پر تفصیلی بریفنگ، سوشل میڈیا کے لیے جامع پالیسی کے نفاذ پر زور، فیک نیوز اور پراپیگنڈے کے خلاف مؤثر نظام بنانے کی ہدایت

آمدہ جنرل الیکشن کے حوالے سے الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر بھرپور آگاہی مہم کا آغاز کیا جائے تاکہ عوام اپنے ووٹ کے حق کے استعمال سے متعلق مکمل شعور حاصل کر سکیں، سیکریٹری اطلاعات

گلگت (نمائندہ خصوصی) سیکریٹری محکمہ اطلاعات رحمان شاہ کو محکمہ کا چارج سنبھالنے پر ڈپٹی ڈائریکٹر اطلاعات فاروق احمد نے بریفنگ دی۔ بریفنگ میں محکمہ اطلاعات کے ڈپٹی سیکریٹری جلال الدین، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 3)

عوام کی سوچ میں مثبت تبدیلی آ رہی ہے، علامہ شبیر حسن میثمی

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) اسلامی تحریک پاکستان کا تنظیمی کارواں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ شمولیتی پروگرام کے سلسلے میں مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ ڈاکٹر شبیر حسن میثمی اور مرکزی سیکرٹری اطلاعات زاہد علی آخونزادہ کی کچورا آمد پر علما کرام اور تنظیمی کارکنان نے پرتپاک اور شاندار استقبال کیا۔ اس موقع پر صوبائی صدر گلگت بلتستان علامہ شیخ مرزا علی اور دیگر رفقا بھی موجود (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 2)

کراچی: صدر آصف علی زرداری چین میں پہلی ہنگور کلاس سب میرین کی کمیشننگ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

یکم مئی ہمیں محنت کشوں کی عظیم قربانیوں، جدوجہد اور حقوق کی یاد دلاتا ہے — گورنر گلگت بلتستان

حکومت محنت کش طبقے کے حقوق کے تحفظ، بہتر روزگار کے مواقع اور فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے گی، گلگت بلتستان کی تعمیر و ترقی میں مزدوروں اور محنت کشوں کا کردار نہایت اہم ہے، پیغام

مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی زندگیوں میں بہتری کے لیے ہر ممکن تعاون جاری رکھا جائے گا، کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ترقی، خوشحالی اور استحکام عطا فرمائے، گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ

گلگت (نمائندہ خصوصی) گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے یوم مزدور کے موقع پر محنت کش طبقے کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مزدور کسی بھی معاشرے کی ترقی، خوشحالی اور استحکام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے کہا کہ یکم مئی ہمیں محنت کشوں کی عظیم قربانیوں، جدوجہد اور حقوق کی یاد دلاتا ہے۔ گورنر گلگت بلتستان نے کہا کہ حکومت محنت کش طبقے کے حقوق کے تحفظ، بہتر روزگار کے مواقع اور فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے گی۔ گورنر (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 4)

گلگت: سیکریٹری محکمہ اطلاعات رحمان شاہ کو ڈپٹی ڈائریکٹر فاروق احمد خان محکمانہ بریفنگ دے رہے ہیں

یکم مئی مزدوروں کی جدوجہد، قربانیوں اور محنت کو خراج تحسین پیش کرنے کا دن ہے، وزیر اطلاعات

حکومت گلگت بلتستان مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات اٹھا رہی ہے، وزیر اطلاعات و انفارمیشن ٹیکنالوجی گلگت بلتستان غلام عباس

مزدوروں کے ساتھ انصاف کرنا درحقیقت معاشرے کے ساتھ انصاف ہے، اور ان کی فلاح کے لیے بنائے گئے منصوبوں پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے گا

گلگت (سٹاف رپورٹر) وزیر اطلاعات و انفارمیشن ٹیکنالوجی گلگت بلتستان غلام عباس نے کہا ہے کہ یکم مئی مزدوروں کی جدوجہد، قربانیوں اور محنت کو خراج تحسین پیش کرنے کا دن ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ معاشرے کی ترقی اور خوشحالی میں مزدور طبقے کا کردار ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ اپنی محنت، پسینے اور قربانیوں سے وہ نہ صرف معیشت کو مضبوط بناتے ہیں بلکہ سماجی انصاف کے خواب کو بھی حقیقت میں تبدیل کرتے ہیں۔ حکومت گلگت بلتستان مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات اٹھا رہی ہے۔ انہیں بہتر سہولیات، محفوظ کام کا ماحول اور منصفانہ اجرت فراہم کرنا ہماری اولین (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 5)

کینیڈا میں SIAL فوڈ نمائش 2026 میں پاکستان پویلین کی شاندار شرکت

پاکستانی فوڈ مصنوعات کی شمالی امریکہ کی بڑی نمائش میں نمائش

ہائی کمشنر محمد سلیم نے پاکستان پویلین کا باقاعدہ افتتاح کیا

اوٹاوا: (نمائندہ خصوصی) مونٹریال میں SIAL کینیڈا 2026 فوڈ پراڈکٹس متعارف کروانے کی نمائش منعقد ہوئی جس میں پاکستان پویلین میں چھ نمایاں نمائش کنندگان نے پاکستان کی متنوع اور اعلیٰ معیار کی کھانے کی مصنوعات نمائش کے لئے پیش کیں۔ سیال کینیڈا میں شمالی امریکہ کے خطے میں کھانے اور مشروبات کی سب سے بڑی نمائش ہے، اس نمائش میں پاکستان پویلین کا افتتاح ہائی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 9)

انتخابات میں دیانتدار اور تعلیم یافتہ قیادت کا انتخاب ناگزیر ہے، آغا سید علی رضوی

نوجوان نسل کا کردار آئندہ انتخابات میں فیصلہ کن قرار، ووٹ قوم کی امانت، عوام سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں،

کاظم میثم جیسے پڑھے لکھے نوجوانوں کو آگے لانے پر زور، میرٹ پر قیادت کا انتخاب ہی ترقی کی ضمانت ہے، آغا رضوی

سکردو (پ ر) مجلس وحدت مسلمین کے صوبائی صدر آغا سید علی رضوی نے گلگت بلتستان کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ آئندہ آنے والے انتخابات میں سوچ سمجھ کر میرٹ پر اہل دیانتدار باکردار اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علاقے کے لوگوں کے دکھ درد میں شامل ہونے والے امیدواروں کو ووٹ دیں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 8)

سکردو میں انتخابی ضابطہ اخلاق پر صحافیوں کی اہم نشست

سکردو (نمائندہ خصوصی) جوڈیشل اکیڈمی کے سربراہ عباس چوپانے سکردو میں انتخابی ضابطہ اخلاق کے موضوع پر مقامی صحافیوں کے ساتھ ایک اہم نشست کا انعقاد کیا، جس میں بلتستان بھر سے تعلق رکھنے والے صحافیوں نے شرکت کی۔ نشست کے دوران شرکا کو انتخابی ضابطہ اخلاق سے متعلق تفصیلی آگاہی فراہم کی گئی اور انتخابات کے دوران (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 7)

چین میں ہنگور کلاس آبدوز PNS/M HANGOR کی شاندار کمیشننگ

صدر آصف زرداری کی شرکت، پاک بحریہ کی جدیدکاری میں اہم سنگِ میل

پاک چین دفاعی تعاون کا نیا باب، ہنگور آبدوز بحری طاقت میں اضافہ

راولپنڈی، (مانیٹرنگ ڈیسک) ہنگور کلاس آبدوز PNS/M HANGOR کی کمیشننگ تقریب چین کے شہر سانیہ میں منعقد ہوئی۔ صدرِ پاکستان آصف علی زرداری نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی، جبکہ چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل نوید اشرف بھی اس موقع پر موجود تھے۔ صدر زرداری نے ہنگور کی کمیشننگ کو پاک بحریہ کی جدیدکاری میں ایک تاریخی سنگِ میل قرار دیتے ہوئے کہا کہ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 6)

ایڈیٹر/پبلیشر غلام رسول رانا نے دوبانی پرنٹنگ پریس ڈومیال گلگت سے چھپوا کر رانا ہاؤس چورت استور سے شائع کیا ہے

Weekly PARBAT NEWS Gilgit-Baltistan
ہفت روزہ پربت نیوز گلگت بلتستان استور
چیف ایڈیٹر: ایس اے بوٹو — ایڈیٹر: غلام رسول رانا

چیف ایڈیٹر: صفدر علی بوٹو
ایڈیٹر: غلام رسول رانا
منیجنگ ایڈیٹر: منتظر بوٹو

parbatnewsgb.com
Email:w.parbatnews@gmail.com
Ph # 05811-455117

ہیڈ آفس: امین شیر مارکیٹ بالمقابل فیملی ہیلتھ ہسپتال ذوالفقار آباد جوٹیال گلگت

یومِ مزدور محنت کش طبقے کی عظمت اور ریاستی ذمہ داریاں

یکم مئی دنیا بھر میں محنت کشوں کی جدوجہد، قربانیوں اور ان کے بنیادی حقوق کے حصول کی علامت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ معاشرے کی تعمیر و ترقی کا حقیقی انحصار ان افراد پر ہے جو دن رات محنت کر کے اپنی قوم کی معیشت کو مضبوط بناتے ہیں۔ محنت کش طبقہ کسی بھی ریاست کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، جس کے بغیر ترقی کا خواب ادھورا رہتا ہے۔ نگران وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان جسٹس (ر) یار محمد کے مطابق یکم مئی ان مزدوروں کی قربانیوں اور عزم کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے اپنے بنیادی حقوق اور منصفانہ ماحول کے لیے جدوجہد کی۔ ان کا یہ مؤقف نہایت اہم ہے کہ اسلام بھی محنت کشوں کے حقوق، ان کی محنت کا مناسب معاوضہ اور ان کے ساتھ منصفانہ سلوک کو لازم قرار دیتا ہے۔ آج کے دور میں مزدور طبقہ مختلف چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے جن میں مہنگائی، کم اجرت، غیر محفوظ کام کے حالات اور سماجی تحفظ کی کمی نمایاں ہیں۔ ایسے میں حکومت کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائے اور ان کے لیے باعزت روزگار کے مواقع فراہم کرے۔ یہ حقیقت بھی تسلیم شدہ ہے کہ محنت کش طبقہ نہ صرف معاشی نظام کو چلاتا ہے بلکہ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں بھی بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ گلگت بلتستان جیسے خطے میں جہاں جغرافیائی مشکلات زیادہ ہیں، وہاں مزدوروں کی محنت اور قربانی مزید اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ یومِ مزدور ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ایک خوشحال، مستحکم اور ترقی یافتہ معاشرہ اسی وقت تشکیل پا سکتا ہے جب محنت کش طبقے کو اس کے حقوق، عزت اور تحفظ مکمل طور پر فراہم کیے جائیں۔ یہی ایک منصفانہ ریاست کی اصل پہچان ہے۔

ایران کتنا دباؤ جھیل پائے گا؟

دل کی بات
وسعت اللہ خان

امریکی معیشت میں اتنی گنجائش ضرور ہے کہ وہ ایک برس بھی ایران کی اقتصادی ناکہ بندی جاری رکھنا چاہے تو اس کے اثرات سے امریکی معیشت کو بظاہر فوراً کوئی بڑا ڈینٹ نہیں پڑنے والا۔ لیکن آبنائے ہرمز کی دوہری بندش اگلے تین ماہ جاری رہنے کی شکل میں عالمی معاشی گراوٹ کی دو دھاری تلوار سے خود امریکی عوام اور ٹرمپ کے ووٹر کب تک اپنا گلا محفوظ رکھ پائیں گے؟ اس کے برعکس ایرانیوں کا معاملہ بظاہر سیدھا سیدھا ہے۔ وہ گذشتہ نصف صدی سے ہر طرح کی پابندیوں کے عادی ہیں چنانچہ انھوں نے بنیادی ضروریاتِ زندگی میں خود کفالت اور درآمد و برآمد کے متبادل راستے ڈھونڈ رکھے ہیں۔ اگر بین الاقوامی پابندیاں اس قدر ہمہ گیر اور طویل نہ ہوتیں تو شائد ایران کی مڈل کلاس کب کی ریاستی نظام کی آہنی گرفت کسی حد تک ڈھیلی کرنے میں کامیاب ہو چکی ہوتی کہ جس مڈل کلاس کی ہمدردی کا درد مغرب کے پیٹ میں تب سے اٹھ رہا ہے جب سے مغرب نے ایران پر اقتصادی پابندیوں کا شکنجہ کس رکھا ہے۔ یہی مغربی دوغلا پن ہے جسے ایرانی حکمران طبقہ اپنے استحکام کے لیے مہارت سے استعمال کرتا آیا ہے۔ مغرب کی روش یونہی رہی تو قوم پرستی و عقیدے کا مرکب ایرانی ریاستی نظام بھی یونہی جاری رہے گا۔ گویا ایک اعتبار سے مغرب اور ایرانی نظام کے مابین دشمنی دراصل دوطرفہ لاشعوری تعاون کی شعوری تصویر ہے۔ اس بقراطی سے قطع نظر آج کی عملی حقیقت کچھ یوں ہے کہ دونوں حریفوں میں سے جو سب سے پہلے پلک جھپکے گا وہ امریکا ہی ہو گا۔ امریکی وزیرِ خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے تو اپنے تئیں سیدھا سیدھا فارمولا بتا دیا ہے کہ چونکہ اسی فیصد ایرانی معیشت کا دارومدار تیل پر ہے اور نوے فیصد تیل بیرونی دنیا کو خرگ جزیرے کے آئیل ٹرمنل سے جہاز بھر بھر کے جاتا ہے لہٰذا اگر امریکی ناکہ بندی قائم رہی تو اگلے دو ہفتے میں خرگ جزیرے پر تیل رکھنے کی گنجائش ختم ہو جائے گی اور یوں ایران کو اپنی آئل ریفائنریز اور تیل کے کنوئیں بند کرنا پڑیں گے اور چند ہی ہفتوں میں معیشت کا پہیہ آہستہ آہستہ ساکت ہوتا چلا جائے گا۔ یوں ایران کا اقتصادی دم گھٹنے لگے گا تو وہ امریکا کے آگے ماتھا ٹیک دے گا۔ دی اینڈ آف دی اسٹوری۔

یہ درست ہے کہ اسی فیصد ایرانی تیل آبنائے ہرمز کے ذریعے ہی باہر جاتا ہے مگر اٹھائیس فروری کو جنگ شروع ہونے کے بعد بھی ایران نہ صرف زیادہ تیل فروخت کرنے میں کامیاب رہا بلکہ پہلے کے مقابلے میں اس تیل کی قیمت بھی زیادہ وصول پائی (نوے سے سو ڈالر فی بیرل یعنی جنگ کے بعد کے ایک ماہ میں ایران کو پانچ ارب ڈالر کی آمدنی ہوئی۔ جب کہ جنگ سے پہلے فروری کے پورے مہینے میں ایران کی تیل کی آمدنی ساڑھے تین ارب ڈالر تھی۔ گویا جنگ سے پہلے کے ایک مہینے کے مقابلے میں دورانِ جنگ ایرانی تیل کی ماہانہ آمدنی چالیس فیصد زائد ریکارڈ کی گئی) شائد اسی موقع کے لیے کہا جاتا ہے کہ کبڑے کو لات پڑی تو اس کا کب سیدھا ہو گیا۔ یہی وہ محرک تھا جس نے ٹرمپ انتظامیہ کو ایران کی بحری ناکہ بندی کا خیال سجھایا۔ اس کے پیچھے سوچ یہ ہے کہ چونکہ اسی فیصد ایرانی تیل کا خریدار چین ہے۔ چنانچہ اس ناکہ بندی سے سب سے زیادہ چین ہی متاثر ہوگا۔ لہٰذا چین ایران پر رویے میں لچک پیدا کرنے کے لیے دباؤ بڑھائے گا۔ ایرانی اقتصادیات میں چونکہ چین کا کلیدی کردار ہے چنانچہ وہ چین کو ناں نہیں کر پائے گا اور یوں ایران بڑی حد تک امریکی مطالبات مان لے گا۔ اس کے بعد امریکا یہ کہہ کے جیت کا اعلان کر دے گا کہ ہم نے ایران کو بیشتر مطالبات ماننے پر مجبور کر دیا۔ جب کہ ایران یہ کہہ کے خود کو کامیاب قرار دے سکتا ہے کہ ہم نے بیشتر امریکی مطالبات کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے اور چین کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ کوئی بھی بڑا عالمی بحران چین کے تعاون کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔

مگر ایرانی شائد ایسے نہیں سوچ رہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ جنگ اور ناکہ بندی سے جتنا نقصان ایران کا ہوا اس سے کہیں پتلی حالت امریکا کے خلیجی اتحادیوں کی ہے۔ اماراتیوں اور سعودیوں کے پاس کسی حد تک متبادل تجارتی راستہ ہے مگر کویت، بحرین اور قطر تو خلیج فارس کی جھیل میں پوری طرح بند ہیں۔ کویت اور قطر نے تیل اور گیس کی پیداوار کے کنٹریکٹ پورے کرنے سے معذوری اختیار کرتے ہوئے فورس میجور کی بین الاقوامی تجارتی کلاز کے سہارے اپنی ذمے داریوں سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ قطر حالانکہ فی کس آمدنی کے اعتبار سے امیر ترین ممالک میں شامل ہے مگر اس نے بینکاری ساکھ بچانے کے لیے تین ارب ڈالر مالیت کے ہنگامی بانڈز جاری کر دیے ہیں۔ جب کہ امارات نے ڈالر کی ممکنہ قلت سے بچنے کے لیے ٹرمپ انتظامیہ کو کرنسی کے تبادلے کی درخواست دی ہے۔ اس درخواست پر خود ٹرمپ صاحب بھی بھونچکے ہیں۔

اس تناظر میں ایرانی معیشت پر جنگ اور ناکہ بندی کے مجموعی اثرات دیکھے جائیں تو غالب کا یہ شعر ذہن میں آتا ہے۔

گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا
وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے

جنگ اب آبنائے ہرمز سے نکل کے رفتہ رفتہ بحرِ ہند کے وسیع علاقے تک پھیل رہی ہے۔ امریکی بحریہ ایرانی آئل ٹینکرز کی تلاش میں ہے جنھیں اتنے وسیع سمندر میں پکڑنا آسان نہیں۔ ایک دو ٹینکرز پکڑ کے امریکا اپنی ناکہ بندی کی کامیابی کا اعلان تو کر سکتا ہے مگر اس وقت آئل ٹینکرز میں بھرا لگ بھگ ایک سو اسی ملین بیرل ایرانی تیل خلیجِ اومان سے آبنائے ملاکا تک مختلف منازل کی جانب رواں ہے۔ جب یہ آخری رسد آخری منزل تک پہنچ جائے گی اس کے بعد قلت کی اصل گیم شروع ہو گی جس کی حدت بالآخر عام صارف تک پہنچے گی۔ صارف اپنی حکومت پر دباؤ ڈالے گا اور حکومت ٹرمپ انتظامیہ سے پوچھے گی کہ ایک ملک سے گھٹنے ٹکوانے کے چکر میں پوری عالمی معیشت کے گھٹنے توڑنا کہاں کی عقل مندی ہے۔ ایک ماہ بعد آنے والا یہی وہ مرحلہ ہو گا جب ٹرمپ اپنا قالین مکمل لپیٹنا شروع کر دے گا اور ایران کی گردن آزاد ہو جائے گی۔ یہ ہے ایرانی سوچ۔

کارکردگی کی کسوٹی پر سندھ: وقت کی طوالت، نتائج کی قلت اور کراچی کی خاموش چیخ

سائرن
محمد اکرم چوہدری
lahore1947@gmail.com

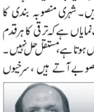

سیاست میں وقت کو اکثر کامیابی کا مترادف سمجھ لیا جاتا ہے۔ جیسے برسوں کی حکمرانی خود بخود کارکردگی کی سند بن جائے، جیسے مدت ہی معیار ہو اور نتائج محض ایک ثانوی شے۔ مگر Sindh کی کہانی اس مفروضے کو بار بار چیلنج کرتی ہے۔ یہاں وقت ضرور گزرا ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس وقت نے عوامی زندگی میں وہ بہتری بھی پیدا کی جس کا وعدہ کیا گیا تھا، یا یہ وقت صرف تقریروں، اعلانات اور سیاسی بیانیوں کی نذر ہو گیا؟ پاکستان پیپلز پارٹی کی طویل حکمرانی ایک ایسا سیاسی تسلسل فراہم کرتی ہے جو کسی بھی خطے کے لیے ایک نعمت ہو سکتا ہے۔ تسلسل پالیسیوں کو وقت دیتا ہے، اصلاحات کو جڑ پکڑنے کا موقع دیتا ہے اور اداروں کو مضبوط بنانے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مگر جب اسی تسلسل کو کارکردگی کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو ایک عجیب تضاد سامنے آتا ہے ایسا تضاد جو الفاظ اور حقیقت کے درمیان فاصلے کی نشاندہی کرتا ہے۔

یہاں منصوبے بنتے ہیں، بجٹ مختص ہوتے ہیں، اور اعلانات کی ایک نہ ختم ہونے والی فہرست ہر سال عوام کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ مگر جب انہی منصوبوں کے نتائج کو زمینی حقیقت میں تلاش کیا جائے تو اکثر ایک خلا محسوس ہوتا ہے ایسا خلا جو وقت کے ساتھ کم ہونے کے بجائے مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پالیسی سازی اور عملدرآمد کے درمیان ایک مستقل دیوار کھڑی ہو، جسے عبور کرنے کی سنجیدہ کوشش کم ہی نظر آتی ہے۔ اگر اس مجموعی تصویر کو Karachi کے آئینے میں دیکھا جائے تو یہ تضاد اور بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کراچی، جو پاکستان کی معیشت کا دل ہے، اپنی انتظامی حالت میں ایک ایسے مریض کی مانند دکھائی دیتا ہے جس کا علاج بار بار شروع ہوتا ہے مگر کبھی مکمل نہیں ہو پاتا۔ بارش کے چند قطرے اس کی سڑکوں کو دریا میں بدل دیتے ہیں، اور خشک موسم میں پانی کی ایک بوند بھی قیمتی ہو جاتی ہے۔ یہ وہ شہر ہے جہاں سیوریج کا نظام اکثر سیاست کی طرح بے قابو نظر آتا ہے، اور صفائی کا عمل ایک مستقل وعدہ بن کر رہ گیا ہے۔ طنز یہ ہے کہ اس سب کے باوجود ترقی کے دعوے اپنی جگہ قائم رہتے ہیں۔ ہر سال نئے منصوبے، نئی اسکیمیں، اور نئی امیدیں پیش کی جاتی ہیں، گویا الفاظ کی ایک متوازی دنیا آباد ہے جہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔

یہ کیسا حساب ہے کہ جمع میں کمی نکلتی ہے
ہر وعدہ بڑھتا ہے مگر حقیقت وہیں ٹھہرتی ہے

کراچی کی سڑکیں صرف ٹریفک کا بوجھ نہیں اٹھاتیں، بلکہ وہ وعدوں کا وزن بھی اٹھاتی ہیں ایسے وعدے جو بار بار کیے جاتے ہیں مگر پورے کم ہی ہوتے ہیں۔ شہری منصوبہ بندی کا فقدان اس حد تک نمایاں ہے کہ ترقی کا ہر قدم ایک وقتی مرہم محسوس ہوتا ہے، مستقل حل نہیں۔ ٹرانسپورٹ کے منصوبے آتے ہیں، سرخیوں میں جگہ بناتے ہیں، اور پھر وقت کے ساتھ کہیں گم ہو جاتے ہیں۔ مگر کراچی کی کہانی سندھ کی مکمل کہانی نہیں۔ اگر اس شہر کی روشنی سے باہر نکل کر دیہی علاقوں کی طرف دیکھا جائے تو ایک اور حقیقت سامنے آتی ہے زیادہ خاموش مگر زیادہ گہری۔ وہاں اسکول ہیں مگر تعلیم نہیں، ہسپتال ہیں مگر علاج نہیں، اور سڑکیں ہیں مگر سفر کے قابل نہیں۔ یہ وہ سندھ ہے جو خبروں میں کم اور حقیقت میں زیادہ موجود ہے۔ یہ کہنا آسان ہے کہ یہ مسائل ماضی کی میراث ہیں۔ یقیناً تاریخ کا بوجھ ہر نظام پر ہوتا ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا حال نے اس بوجھ کو کم کرنے کی سنجیدہ کوشش کی؟ وقت کی طوالت دراصل ایک موقع ہوتی ہے ایسا موقع جس میں اصلاحات ممکن ہوتی ہیں، ادارے مضبوط بنائے جا سکتے ہیں، اور پالیسیوں کو نتائج میں بدلا جا سکتا ہے۔ اگر اتنے عرصے کے بعد بھی بنیادی مسائل اپنی جگہ موجود رہیں تو سوال صرف ماضی کا نہیں رہتا، بلکہ حال کی ترجیحات اور حکمت عملی کا بھی بن جاتا ہے۔ اصل مسئلہ شاید صرف نیت کا نہیں بلکہ نظام کا ہے۔ جب ادارے کمزور ہوں، نگرانی کا نظام مؤثر نہ ہو، اور احتساب کا عمل غیر واضح ہو تو بہترین منصوبے بھی کاغذی حد تک محدود رہ جاتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حکمرانی ایک انتظامی عمل سے بڑھ کر ایک امتحان بن جاتی ہے ایسا امتحان جس میں کامیابی کا معیار صرف دعوے نہیں بلکہ نتائج ہوتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سندھ میں کچھ مثبت اقدامات مکمل طور پر نظرانداز نہیں کیے جا سکتے۔ صحت کے شعبے میں کچھ پروگرامز، انفراسٹرکچر کی محدود بہتری، اور بعض علاقوں میں ترقیاتی منصوبے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ کوششیں مکمل طور پر غیر موجود نہیں رہیں۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ یہ کوششیں یکساں، پائیدار اور جامع نہیں بن سکیں۔ نتیجتاً ترقی کا فائدہ محدود حلقوں تک رہ جاتا ہے، جبکہ اکثریت اسی پرانی صورتحال میں رہتی ہے۔

یہ روشنی بھی عجب ہے کہ سب کو چھو نہ سکی
کچھ آنگنوں میں سحر ہے، کچھ میں ابھی بھی رات ہے

کراچی کے معاملے میں ایک اور اہم پہلو انتظامی پیچیدگی کا ہے۔ مختلف اداروں، اختیارات کی تقسیم، اور سیاسی ترجیحات کے ٹکراؤ نے اس شہر کے مسائل کو مزید الجھا دیا ہے۔ یہاں مسئلہ صرف وسائل کا نہیں بلکہ اختیار اور ذمہ داری کے توازن کا بھی ہے۔ جب ایک شہر کے مسائل کے حل کے لیے متعدد ادارے ذمہ دار ہوں مگر جوابدہی واضح نہ ہو، تو نتیجہ وہی نکلتا ہے جو آج نظر آ رہا ہے مسائل کا تسلسل اور حل کی غیر موجودگی۔ سندھ کے دیہی علاقوں میں مسئلہ مختلف مگر کم پیچیدہ نہیں۔ وہاں بنیادی سہولیات کی کمی ایک مستقل حقیقت ہے۔ تعلیم اور صحت کے شعبے میں پالیسی سطح پر جو کچھ بھی طے کیا جاتا ہے، وہ اکثر زمینی سطح تک پہنچتے پہنچتے اپنی اصل شکل کھو دیتا ہے۔ اس کی وجہ صرف وسائل کی کمی نہیں بلکہ عملدرآمد کے نظام کی کمزوری بھی ہے۔ اس پورے منظرنامے میں سب سے اہم سوال یہی ہے کہ آگے کا راستہ کیا ہے؟ کیا یہ صورتحال اسی طرح جاری رہے گی، یا کوئی ایسا موڑ آئے گا جہاں کارکردگی واقعی ترجیح بن جائے گی؟ اس سوال کا جواب آسان نہیں، مگر اس کی سمت واضح ہے۔ سب سے پہلے، مقامی حکومتوں کو حقیقی اختیارات دینا ہوں گے۔ جب تک فیصلے نچلی سطح تک منتقل نہیں ہوں گے، مسائل کا حل بھی مؤثر نہیں ہو سکتا۔ کراچی جیسے بڑے شہر کو ایک واضح، بااختیار اور مربوط انتظامی ڈھانچے کی ضرورت ہے ایسا ڈھانچہ جو نہ صرف منصوبے بنائے بلکہ ان پر عملدرآمد بھی یقینی بنائے۔ دوسرا، شفافیت کو عملی شکل دینا ہوگی۔ احتساب کا نظام صرف سیاسی بیانیہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ ایک ایسا عمل ہونا چاہیے جو ہر سطح پر نافذ ہو۔ جب تک کارکردگی کو ناپنے اور اس کی بنیاد پر فیصلے کرنے کا نظام مضبوط نہیں ہوگا، بہتری کا عمل سست ہی رہے گا۔ تیسرا، ترجیحات کا تعین ضروری ہے۔ وسائل محدود ہوتے ہیں، اس لیے ان کا استعمال بھی سوچ سمجھ کر ہونا چاہیے۔ تعلیم، صحت اور بنیادی شہری سہولیات کو اولین ترجیح بنانا ہوگی، کیونکہ یہی وہ شعبے ہیں جو عوامی زندگی پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ آخرکار، سندھ کی کہانی مکمل ناکامی کی نہیں بلکہ ادھوری کامیابیوں اور ضائع شدہ مواقع کی کہانی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں وقت نے اپنا کردار ادا کر دیا ہے اب باری کارکردگی کی ہے۔

اب فیصلہ یہ نہیں کہ سفر کتنا طویل تھا
یہ دیکھنا ہے کہ منزل کا نشان بھی ملا یا نہیں

کراچی اب بھی زندہ ہے، سندھ اب بھی قائم ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ وہاں کے لوگ ہیں، جو تمام تر مشکلات کے باوجود زندگی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ مگر یہ ان لوگوں کی ذمہ داری نہیں کہ وہ نظام کی کمزوریوں کا بوجھ ہمیشہ اٹھاتے رہیں۔ سوال اب بھی وہی ہے، مگر اس کی اہمیت پہلے سے زیادہ ہے: کیا وقت کے اس طویل سفر کے بعد ہم نتائج کی طرف بڑھ رہے ہیں، یا اب بھی وعدوں کے دائرے میں گھوم رہے ہیں سیاسی اکابرین کو سوچنا ہوگا کہ کب تک سیاسی نعرے عوام کا پیٹ بھر سکیں گے بچوں کی تعلیم علاج روزگار اور جینے کا حق دینا ہوگا یہی سیدھا راستہ ہوگا۔

یکم مئی یوم مزدور محنت، وقار اور اجتماعی شعور کا دن

تابندہ
میر اسلم حسین سحر

یکم مئی صرف ایک تاریخ نہیں بلکہ انسانی تاریخ میں محنت کش طبقے کی قربانیوں، جدوجہد اور حقوق کے حصول کی ایک روشن علامت ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آج اگر مزدور کو محدود پیمانے پر ہی سہی، اجرت، اوقاتِ کار اور بنیادی حقوق میسر ہیں تو اس کے پیچھے صدیوں پر محیط وہ تحریکیں ہیں جنہوں نے استحصالی نظام کے خلاف آواز بلند کی۔ اسلام نے بھی محنت اور مزدور کی عظمت کو واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اپنے ہاتھ کی کمائی کو افضل قرار دیا گیا اور محنت کرنے والے کو اللہ کا دوست کہا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی معاشرت میں محنت کش کو ہمیشہ عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کے دور میں ہم نے اس پیغام کو عملی زندگی میں کم ہی اپنایا ہے۔ مزدور طبقہ تعمیر و ترقی کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ سڑکوں کی تعمیر ہو، عمارتوں کی بلندیاں ہوں، کھیتوں کی ہریالی ہو یا صنعتوں کا پہیہ، ہر جگہ محنت کش کا پسینہ شامل ہے۔ مگر یہی طبقہ آج مہنگائی، بے روزگاری اور محدود وسائل کے باعث شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ ان کے مسائل کا حل صرف دعوؤں سے نہیں بلکہ عملی اقدامات سے ممکن ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاست اور معاشرہ دونوں مل کر مزدور کے لیے ایک محفوظ، باعزت اور منصفانہ ماحول فراہم کریں۔ کم از کم اجرت پر مکمل عملدرآمد، سوشل سیکیورٹی کا مؤثر نظام، صحت اور تعلیم کی سہولیات اور ہنرمندی کے مواقع وہ بنیادی اقدامات ہیں جن سے مزدور کی زندگی میں حقیقی بہتری لائی جا سکتی ہے۔ یومِ مئی ہمیں یہ بھی سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ ہم نے بحیثیت معاشرہ محنت کش طبقے کے ساتھ کیا رویہ اپنایا ہے۔ کیا ہم نے ان کے پسینے کی قدر کی ہے یا صرف ان کے وجود کو ضرورت کے وقت استعمال کیا ہے؟ ایک مہذب معاشرے کی پہچان یہی ہے کہ وہ اپنے محنت کش طبقے کو عزت، تحفظ اور بہتر مستقبل فراہم کرے۔ آج کے دن کا اصل پیغام یہی ہے کہ ہم محنت کی عظمت کو تسلیم کریں، مزدور کے حقوق کا تحفظ کریں اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں جہاں کسی کا حق مارا نہ جائے اور ہر فرد کو اس کی محنت کا پورا صلہ ملے۔ یومِ مئی ہمیں صرف یاد نہیں دلاتا بلکہ ایک عہد کرنے کا موقع بھی دیتا ہے کہ ہم محنت کش کے ساتھ کھڑے ہوں گے، اس کے حقوق کے محافظ بنیں گے اور ایک منصفانہ و خوشحال معاشرے کے قیام کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔

مولانا فضل الرحمٰن کا مخمصہ!

فیض عام
سہیل وڑائچ
suhail.warraich@janggroup.com.pk

مولانا فضل الرحمٰن ہیں تو سکہ بند مولوی مگر محفل میں دنیاداروں کی طرح ایسی رنگا رنگی پیدا کرتے ہیں کہ ہر بار ان سے ملنے کے بعد قریبی تعلق مزید گہرا ہو جاتا ہے۔ آج کل کے سیاستدانوں میں روکھا پن دور سے ہی نظر آتا ہے مگر مولانا فضل الرحمٰن میں وہ خوئے دل نوازی موجود ہے جو نوابزادہ نصر اللہ خان، قاضی حسین احمد یا پھر نواب اکبر بگٹی و میر بلخ شیر مزاری کو دوسروں سے ممتاز کرتی تھی۔ ماضی کی سیاسی محافل میں احترام، محبت اور وضعداری نمایاں ہوتی تھی اختلاف رائے کو نرمی اور دلیل و منطق سے بیان کیا جاتا تھا اور اگر رائے میں تضاد بھی ہوتا تو رویوں میں احترام اور رشتوں میں دراڑ نہیں آنے دی جاتی تھی۔ مولانا فضل الرحمٰن گزشتہ دنوں لاہور آئے تو انہوں نے چند صحافیوں کو مدعو کر کے ماضی کی ان محافل کی یاد تازہ کر دی۔ مولانا فضل الرحمٰن سیاست کے بادشاہ کہلاتے ہیں انہیں بات کرنے کا فن آتا ہے۔ وہ اپنا مافی الضمیر منطق و دلیل کے ذریعے بیان کرتے ہیں مثالوں سے اپنے موقف کی حقانیت پر زور دیتے ہیں لہجہ نرم ہوتا ہے مگر اس میں سخت سے سخت گلہ اور شکوہ پیش کرنا خاص انہی کا ملکہ ہے وہ ہی ہیں جو طاقتور سے طاقتور کو کہہ سکتے ہیں کہ غصے سے خدا تعالیٰ نے پیغمبر السلامؑ کو منع کیا ہے اسلئے آپ بھی اس سے احتراز کیا کریں اور یقیناً طاقت والے نے بھی انکے مشورے سے اتفاق کیا ہوگا۔ مولانا سے گفتگو شروع ہوئی تو ہر کوئی افغانستان کے تازہ ترین حالات کے بارے میں ان سے پوچھنا چاہتا تھا۔ ایک ہی موضوع پر کئی سوالوں کی بوچھاڑ ختم ہوئی تو مولانا نے مسکراتے ہوئے مدبرانہ لہجے میں کہا کہ فکر تو یہ ہے کہ پاکستان کی افغانستان، بھارت اور ایران تینوں کیساتھ سرحدیں بوجوہ بند ہیں اگر سرحدیں بند ہوں تو تجارت اور معیشت کو جھٹکا لگتا ہے جو لگ رہا ہے ان کا کہنا تھا کہ ہم دوطرفہ لڑائی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ مولانا نے افغانستان کے حوالے سے یہ خوش خبری بھی سنائی کہ وہاں کی طالبان حکومت اب خود بھی انتہا پسند گروپوں سے بہت تنگ ہے اور وہ ان کیخلاف کارروائی کر رہی ہے۔ پاکستان کی شدید بمباری کے بعد افغان حکومت کو اندازہ ہو گیا ہے کہ پاکستان کیلئے خطرہ بننے والے انتہا پسند خود اس کیلئے بھی خطرہ بن گئے ہیں۔ مولانا نے اپنے آبائی اضلاع ڈیرہ اسماعیل خان بنوں اور لکی مروت کے بارے میں بتایا کہ وہاں انتہا پسندی عروج پر ہے ابھی چند روز پہلے ان نام نہاد طالبان نے پولیس کے ایس ایچ او کو گولیاں مار دیں۔ انہوں نے ریاست اور سیاست کے مخمصے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ پختونخوا میں تضادات سے پر پالیسی روبہ عمل ہے وہاں اب بھی گڈ اور بیڈ طالبان ہیں ریاست کے بعض ادارے گڈ طالبان کے نام پر مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہیں انہوں نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ایک حاضر سروس باوردی افسر کو قتل کرنیوالے طالبان کو یہ کہہ کر چھڑا لیا گیا یہ تو اداروں کا اپنا آدمی ہے اسے رہا کر دیا جائے انکے خیال میں یہ دوعملی تباہ کن ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن صرف حجرے تک محدود سوچ کے مالک نہیں وہ بین الاقوامی اور خارجہ امور پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں ایران امریکہ اور اسرائیل جنگ کے حوالے سے وہ پاکستان کے غیر جانبدارانہ اور ثالثی کردار کے معترف تھے۔ وزیر اعظم شہباز شریف انہیں گاہے بگاہے اپنی حکومت کی کوششوں پر اعتماد میں بھی لیتے رہتے ہیں۔ مولانا بخوبی سمجھتے ہیں کہ ریاستی دباؤ اور انتہا پسندی کا دباؤ مختلف اور متضاد عنصر ہیں ریاستی دباؤ پر مذاکرات ممکن ہیں انتہا پسندوں سے یہ بھی ممکن نہیں ہوتا بقول مولانا یہ کیسا جہاد ہے جو صرف پاکستان میں آ کر ہی کیا جاتا ہے۔ افغانستان والے ہوں یا عرب والے، ISIS ہوں یا طالبان یا اور طرح طرح کی تنظیمیں ان سب نے پاکستان کو میدان جنگ کیوں بنایا ہوا ہے کافروں کیخلاف جا کر جہاد کیوں نہیں کرتے؟ مولانا کی تشویش دو پہلوؤں سے زیادہ تھی ایک تو انکا خیال تھا کہ فاٹا کے علاقے بغیر کسی تیاری کے صوبے میں شامل کر دیئے گئے پرانا نظام ختم کر دیا گیا اور نیا نظام بن نہیں سکا یوں آدھا تیتر اور آدھا بٹیر والا معاملہ ہے ان علاقوں کا اب کوئی پرسان حال نہیں۔ انکی تشویش کا دوسرا بڑا پہلو دینی مدارس کی سرکاری رجسٹریشن کا ہے۔ مولانا کا کہنا تھا کہ حکومت کے مشورے اور مدارس کے تعاون سے جدید مضامین کو کورس میں شامل کر لیا گیا۔ کہا گیا تھا کہ اگر یہ ہو گیا تو یونیورسٹی کے برابر ڈگری ملے گی مگر ابھی تک ڈگری ملنا یا سرکاری طور پر ماننا تو کجا دینی مدارس کے بینک اکاؤنٹس تک نہیں کھل رہے ہر روز انتظامیہ نئے اعتراضات اٹھا دیتی ہے، نام نہاد تنظیموں کے مدارس کی رجسٹریشن جاری ہے اور بڑے مکاتب فکر کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ وفاقی حکومت اور مقتدرہ سے یہ معاملہ اٹھایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہی کوئی نہیں مگر یہ مسئلہ کئی سالوں کے بعد بھی حل ہونے میں نہیں آ رہا۔

پاکستان کی اندرونی سیاست کے حوالے سے اب بھی 2024 کے انتخابات کے بارے میں دھاندلی کا معاملہ انکے ذہن میں اٹکا ہوا ہے اور وہ شکوہ کناں ہیں کہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ میں انکا مینڈیٹ چھین کر دوسروں کو دیدیا گیا انکے خیال میں صرف خیبر پختونخوا میں انہیں قومی اسمبلی کی 16 نشستوں پر نمایاں برتری حاصل تھی مگر نامعلوم وجوہات کی بنا پر ان سے یہ نشستیں چھین لی گئیں۔ تحریک انصاف سے ممکنہ تعاون اور مشترکہ تحریک کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہم دونوں جماعتیں اپوزیشن میں ہیں دونوں کے سماجی روابط بہت خوشگوار ہیں۔ مستقبل میں اتحاد یا تحریک میں تعاون پر انہوں نے کہا کہ تحریک انصاف کا ہر لیڈر دعویٰ کرتا ہے کہ عمران نے اسے پیغام دیا ہے کہ مجھ تک پہنچائے مگر ہر پیغام رساں کا پیغام مختلف اور متضاد ہوتا ہے اسلئے کس پر یقین کریں اور کس پر نہیں؟ پاکستانی سیاست کو جاننے اور سمجھنے والے مولانا فضل الرحمٰن کو سیاسی شطرنج کا ماہر تو مانتے ہیں مگر بیشتر کو علم نہیں کہ مولانا اردگرد کے لوگوں کا شخصی تجزیہ بھی کمال مہارت سے کرتے ہیں ان کے تجزیے فوراً سمجھ نہیں آتے مگر وقت گزرنے کیساتھ جب وہ درست ثابت ہونے لگتے ہیں تو تب پتہ چلتا ہے کہ مولانا کس قدر غیر جذباتی اور سائنسی انداز میں تجزیہ کرنے پر قادر ہیں۔ مولانا نے صاحبانِ اقتدار کی نفسیات پر بتایا کہ وہ چاہے جس بھی پس منظر سے آئیں اقتدار میں آ کر سب کی سوچ خود غرض اور اقتدار پرستی تک محدود ہو جاتی ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن اور محمود خان اچکزئی پرانی اور روایتی سیاست کی چنگیر کی آخری چند روٹیاں یا نان ہیں جن کا ذائقہ روایتی ہے اب نئی روٹیاں اور نئے نان جو سیاست کے نام پر مصنوعی آگ سے جلتے تندوروں پر بک رہے ہیں ان روٹیوں اور نانوں میں نہ کوئی مزہ ہے اور نہ انکی تاثیر۔ پرانی روٹیاں اور نان آج بھی مزہ دیتے ہیں کیونکہ ان میں صرف اناج نہیں، ذاتی محبت و احترام اور روایت کا تڑکہ بھی ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ مولانا فضل الرحمٰن کے ہر صحافی ملاقاتی نے انہیں آئندہ دورہ لاہور پر اپنے گھر ضیافت کی دعوت دی۔ مجیب الرحمٰن شامی ہوں، افتخار احمد، حفیظ اللہ نیازی، حبیب اکرم یا یہ ناچیز سب نے انہیں خلوص دل سے آئندہ مہمان بنانے کی پیشکش کی کہ ایسی محفلیں اب عنقا ہو چکیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا تو نہیں لیکن تجزیے کے طور پر ہی کہا جا سکتا کہ ملک میں کسی فوری سیاسی تبدیلی کا امکان نہیں بیرونی دنیا کے حالات نے ایسے کسی بھی امکان کو دور دھکیل دیا ہے گویا جو ہے اسی پر فی الحال گزارہ کرنا ہوگا خوشی سے یا ناخوشی سے۔ مرضی آپ کی ہے!

زخمی پرندہ اور ہارورڈ کا ایم بی اے

محمد اظہار الحق
تلخ نوائی

اس دن میں نسبتاً فارغ تھا۔

فراغت ایک ایسی اصطلاح ہے جس کا مطلب بدلتا رہتا ہے۔ فرنگی ایسی اصطلاح کو Relative term کہتے ہیں۔ کبھی فراغت اس لیے حاصل ہو جاتی ہے کہ واقعی کوئی کام نہیں ہوتا۔ کبھی کام ہوتا ہے مگر اسے مؤخر کر کے ذہن سے وقتی طور پر بوجھ ہٹا دیا جاتا ہے۔ میں بھی اس دن اصلاً فارغ نہیں تھا۔ ادب کا طالب علم کبھی فارغ ہوتا بھی نہیں۔ شہر کے مرکز میں ایک کام سے گیا۔ کام ہو چکا تو مرکز کا چکر لگانے کو دل چاہا۔ پرانی یادیں ذہن میں لو دینے لگیں۔ دکانیں جو ہمارے عہدِ شباب میں آباد تھیں اب تھیں ہی نہیں۔ سینما گھر مرحوم ہو چکا تھا۔ ریستورانوں کی بھرمار تھی۔ لوگ باگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ دفعتاً یاد آیا کہ یہیں ایک بہت پرانے دوست کے بیٹے کی بھی دکان ہے۔ پتا کرتا کرتا وہاں پہنچ گیا۔ بیس اکیس برس کا ایک خوش وضع لڑکا کھڑا تھا۔ یہ میرے دوست کا پوتا تھا۔ اسے دیکھ کر اور اس سے بات کر کے دل خوش ہو گیا۔ کہنے لگا: ابو اندر دفتر میں بیٹھے ہیں۔ اندر گیا! یہ اس بہت بڑی دکان کا عقبی حصہ تھا جسے ایک شاندار دفتر میں تبدیل کیا گیا تھا۔ میرے دوست کا بیٹا ماشا اللہ شان و شوکت کے ساتھ اس دفتر میں بیٹھا تھا۔ ملازم آ جا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر خوش ہوا۔ بات چیت ہوئی۔ اس کی کامیابیوں کا سن کر دل باغ باغ ہو گیا۔ وہ اس بہت بڑے کاروباری مرکز کی انجمنِ تاجران کا صدر تھا۔ بزنس اس کا مشرق بعید اور یورپ تک پھیلا ہوا تھا۔ محنت کی اور پروردگار نے خوشحالی عطا کی۔ وہیں بیٹھے بیٹھے میں سوچ میں گم ہو گیا۔ ایک بہت پرانا واقعہ یاد آ گیا۔

یہ کئی دہائیاں پہلے کا قصہ ہے۔ ہم پانچ چھ یونیورسٹی فیلو اکثر و بیشتر مل بیٹھتے تھے۔ ایک دوست بے حد پریشان رہتا۔ اس کا مسئلہ یہ تھا کہ اس کے بچے بقول اس کے پڑھائی میں دلچسپی نہیں لے رہے تھے۔ عرفِ عام میں ایسے بچوں کو نالائق کا لقب دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی یہ پریشانی اکثر ہمارے ساتھ شیئر کرتا۔ ایک دن میں نے اور ایک دوست نے اس سے پوچھا کہ چلو مان لیا وہ پڑھائی میں ایسے نہیں کہ تمہیں مطمئن کر سکیں۔ یہ بتاؤ کہ وہ چاہتے کیا ہیں؟ کہنے لگا: وہ بزنس کرنا چاہتے ہیں کہتے ہیں دکانیں ڈال دیں۔ ہم نے اسے کہا کہ تم اللہ کا نام لے کر انہیں دکانیں ڈال دو۔ اب معلوم نہیں اس نے ہمارا مشورہ مانا یا کوئی اور وجہ تھی بہرطور اس نے بچوں کو دکانیں ڈال دیں۔ جس دکان پر میں اس وقت بیٹھا چائے پی رہا تھا یہ انہی بچوں میں سے ایک بچہ تھا جواب بچہ نہیں بلکہ ایک کامیاب اور خوشحال تاجر تھا! میں سوچ رہا تھا کہ اگر یہ میرے دوست کی خواہش کے مطابق بی اے یا ایم اے کر لیتا تو موجودہ آسودگی کا شاید ایک چوتھائی حاصل کر پاتا!

زندگی کی حقیقتوں میں ایک بڑی حقیقت یہ ہے کہ کوئی بچہ نالائق نہیں ہوتا۔ ہر بچے میں ایک چنگاری ضرور موجود ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی بچے میں کوئی ٹیلنٹ نہ ہو۔ اس ٹیلنٹ کو دریافت کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ ماں باپ ہر بزرجمہر سے مشورہ کرتے ہیں کہ بچے کو کون سی لائن اختیار کرنی چاہیے۔ صرف بچے سے نہیں پوچھا جاتا کہ اس کی دلچسپی کس شعبے میں ہے۔ جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے۔ ہمارے ہاں دو میں سے ایک خبط ایک آزار اکثر ماں باپ کو ضرور لاحق ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ ہر حال میں ڈاکٹر یا انجینئر بنے یا ملٹری میں جائے یا سول سروس میں جا کر افسر بنے۔ اس کے لیے اسے مجبور کیا جاتا ہے۔ ایک صاحب کے بچے کے نمبر کم تھے۔ پری میڈیکل میں داخلہ نہیں مل رہا تھا۔ مجھے حکم دیا کہ داخلہ دلواؤں۔ میں نے پوچھا کہ ابھی سے اس کی کارکردگی کا یہ حال ہے تو میڈیکل کس طرح کرے گا؟ مگر ایسی باتیں کوئی نہیں سوچتا۔ ملازمت کے دوران احباب اپنے تعلیم یافتہ بچوں کے روزگار کے لیے کہتے تھے۔ میں انہیں کہتا کہ مقابلے کا امتحان دلوائیں۔ سفارش کے بغیر اچھی ملازمت ملے گی۔ ایک دن اہلیہ نے کہا کہ ہر نوجوان کو آپ سی ایس ایس کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ آپ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہر انسان کا ذوق ذہنی سطح پسند اور دلچسپی مختلف ہوتی ہے۔ دوسرا خبط یہ ہوتا ہے کہ بچہ باپ دادا کا پیشہ اپنائے۔ باپ دادا تاجر تھے تو یہ بھی تاجر بنے۔ وہ سیاست میں تھے تو یہ بھی الیکشن لڑے۔ وہ زمیندار تھے تو یہ بھی زمین داری کرے۔ وہ پروفیسر تھے تو یہ بھی استاد بنے۔ وہ وکیل تھے تو یہ بھی وکالت کرے۔ حالانکہ اکثر و بیشتر ایسا نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہے۔ اذہان اور طبائع مختلف ہیں۔ صلاحیتیں اور میلانات میں فرق ہوتا ہے۔ ہر کام ہر شخص کے بس میں نہیں ہوتا۔ ایک اور بیماری یہ ہے کہ بچے کو بس سرکاری نوکری ملے۔ پنشن ملے گی۔ ڈسپلن بھی نہیں ہوگا۔ مرضی سے جائیں اور جب چاہیں چھٹی کر لیں۔ گویا سرکاری نوکری عیاشی ہے یا پکنک! حالانکہ نوکریاں دینا اصلاحی شعبے کا کام ہے۔

کیا ملازمت حاصل کرنا بہتر ہے یا دوسروں کو ملازمتیں دینا؟؟ ایک پرانی حکایت ہے۔ کسی نے دیکھا کہ ایک زخمی پرندہ گھونسلے میں پڑا ہے۔ ایک اور پرندہ اڑ کر آتا ہے اور زخمی پرندے کے منہ میں چوگ ڈالتا ہے۔ دیکھنے والے نے نتیجہ یہ نکالا کہ اگر اس بیمار پرندے کو بیٹھے بٹھائے خوراک مل رہی ہے تو وہ کیوں کام کرے۔ زخمی پرندے کا رازق اس کا بھی تو رازق ہے۔ اس کے مرشد نے اسے کہا کہ بیوقوف!! تو زخمی پرندے کے بجائے وہ پرندہ کیوں نہیں بنتا جو زخمی پرندے کو خوراک بہم پہنچا رہا ہے؟ گاؤں کے ایک عزیز نے ایک دن پیشکش کی کہ کمال کا دیسی مرغ کھانا ہے تو گاؤں کے قریب بڑی شاہراہ پر ایک ریستوران ہے وہاں آیئے تاکہ کھلایا جائے۔ ریستوران دیکھ کر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ یہ کئی ایکڑ میں تھا۔ کئی ٹرک کئی کاریں کئی ویگنیں کئی سوزوکیاں اور کئی موٹر سائیکل کھڑے تھے!! ایک طرف قطار اندر قطار فیملیز کے لیے کمرے بنے تھے۔ دوسری طرف طویل برآمدوں میں کرسیاں اور میز رکھے تھے۔ کہیں تخت پوش تھے جن پر دیدہ زیب قالینیں بچھی تھیں! ایک طرف درجنوں چارپائیاں تھیں۔ ہر جگہ لوگ کھانا کھا رہے تھے یا چائے پی رہے تھے۔ کم از کم بیس پچیس کارندے مسلسل کام میں مشغول تھے۔ تنوروں پر روٹیاں پکائی جا رہی تھیں۔ باورچی طرح طرح کے سالن پکا رہے تھے۔ چائے الگ بن رہی تھی اور مسلسل بن رہی تھی۔ جو عزیز میزبانی کر رہے تھے انہوں نے مالک سے ملاقات کرائی۔ ایک بے حد سادہ شخص سر پر کپڑے کی ٹوپی پہنے کاندھے پر چادر رکھے ایک عام سی کرسی پر بیٹھا تھا۔ یقین نہیں آ رہا تھا کہ چوبیس گھنٹے چلنے والا یہ وسیع و عریض ریستوران یہ نیم تعلیم یافتہ شخص چلا رہا ہے۔ اس میں تکبر نام کا بھی نہیں تھا۔ بے حد نرم گفتار تھا۔ بتایا گیا کہ بکروں اور مرغیوں کی افزائش کا کام الگ ہے۔ گندم پیسنے کی مشین اس کی اپنی ہے۔ کھانے اور چائے کی کوالٹی ایسی ہے کہ ایک بار آنے والا بار بار آتا ہے۔ اردگرد کے گاؤں سے کنبے بھی شہریوں کی طرح شام کا کھانا کھانے آتے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میرا تبصرہ بہت مختصر تھا۔ اگر بی اے ایم اے کرتا تو کسی ایک کو بھی ملازمت نہ دے سکتا۔ اب بیس پچیس بلکہ اس سے بھی زیادہ خاندان اس کی وجہ سے پرورش پا رہے ہیں۔ کتنا ٹیلنٹ تھا اس عام سے دیہاتی میں کہ اتنا بڑا کاروبار چلا رہا تھا۔ اچھا ہوا کہ اس کے ماں باپ نے اسے ہارورڈ سے ایم بی اے نہ کرایا ورنہ "ڈاؤن سائزنگ کے فلسفے جھاڑ کر لوگوں کے گھر اجاڑ رہا ہوتا!

بنگال پر قابض ہونے کو بے چین مودی سرکار

برملا
نصرت جاوید
nusrat.javeed@gmail.com

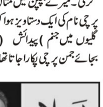

بھارت کے دو اہم صوبوں ویسٹ بنگال اور تامل ناڈو کی اسمبلیوں کے انتخاب کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جو انتخاب ہو رہے ہیں ان کے نتائج بھارت کی سیاست میں بھونچال لا سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں مگر ان پر توجہ نہیں دی جا رہی۔ جائز وجوہات کی بنا پر ہمارے دل و دماغ آبنائے ہرمز کی بندش کے بارے میں پریشان ہیں۔ ممکنہ طور پر بھارت میں سیاسی بھونچال کا باعث ہونے والے انتخابات کے بارے میں قارئین کو ابتدائی جانکاری فراہم کرنے کے لئے اتوار کی رات سونے سے قبل فیصلہ کیا تھا کہ صبح اٹھتے ہی ویسٹ بنگال کے بارے میں لکھوں گا۔ ممتا بنیر جی پندرہ برس سے وہاں کی وزیر اعلیٰ منتخب ہو رہی ہیں۔ تعلق ان کا ترشول کانگریس سے ہے جو شہری متوسط طبقے کی جاندار تنظیم ہے۔ ممتا بنیر جی نے دن رات کی محنت سے اسے نہایت متحرک رکھا ہے۔ مسلسل 15 برس حکومت میں رہتے ہوئے سیاسی جماعتیں اپنے دیرینہ حامیوں کو بھی مایوس کرنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ممتا بنیر جی اور ان کی جماعت بھی اس سے محفوظ نہیں رہیں۔ نریندر مودی کی بھارتیہ جنتا پارٹی نے مگر جس جنونی انداز میں آر ایس ایس کی ہندوانتہا پسندی کو ترشول کانگریس کا متبادل دکھا کر انتخابی مہم چلائی اس نے بنگالیوں میں قوم پرستی کا رجحان بھڑکا دیا ہے۔ نریندر مودی اور بی جے پی کو بھارتی بنگال میں ہندی زبان بولنے والے شمالی بھارت کی نمائندہ جماعت کی حیثیت میں دیکھا جا رہا ہے جو ہندوانتہا پسندی کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ ویسٹ بنگال کی انتخابی سیاست میں 40 فی صد سے زیادہ حلقوں میں آباد مسلمان اگر یکجا ہو کر کسی ایک جماعت کے ساتھ ہو جائیں تو اس کی جیت یقینی ہو جاتی ہے۔ اس حقیقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے انتخابی عمل شروع ہونے سے قبل مودی سرکار نے نہایت مکاری سے رائے دہندگان کی فہرست کا جارحانہ انداز میں جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اکثر مسلمان محض اس بنیاد پر ووٹروں کی فہرست سے نکال دیے گئے کہ ان کے پاس اپنی شناخت اور مستقل رہائش ثابت کرنے کے لئے چند ایسی دستاویزات موجود نہیں تھیں جن کا حصول پاکستان اور بھارت کے عوام کی اکثریت لازمی تصور نہیں کرتی۔ میرے بچپن میں مثال کے طور پر جنم پرچی نام کی ایک دستاویز ہوا کرتی تھی۔ اسے گلیوں میں جنم) پیدائش (کی پرچی کے بجائے جنم پرچی پکارا جاتا تھا۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ بچے کی پیدائش کے بعد میونسپل کمیٹی کے دفتر میں اس کا نام اور تاریخ پیدائش وغیرہ رجسٹر کروائی جاتی تھی۔ ہمارے آبائی محلے کے مگران پڑھ گھرانے کی تو دور کی بات ہے اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگ بھی بچوں کی پیدائش رجسٹر کروانا لازمی شمار نہیں کرتے تھے۔ میرے ساتھ بھی ایسے ہی ہوا اور سکول داخلے کے وقت مجھے جنم پرچی نہ ہونے کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

1970 کی دہائی میں ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے قومی شناختی کارڈ متعارف کروایا تھا۔ مجھ جیسے انقلابی نوجوان قومی شناختی کارڈ جیسی دستاویز کو فسطائی حکومتوں سے منسوب کرتے تھے جو شہریوں پر کڑی نگاہ رکھتی ہیں۔ کئی برس قومی شناختی کارڈ کے بغیر گزار دیے۔ 1981 میں لیکن بے روزگاری سے اکتا کر اعلیٰ تعلیم کی خاطر برطانیہ جانے کا ارادہ باندھا تو پاسپورٹ کے بغیر اس پر عملدرآمد ممکن نہیں تھا۔ اسلام آباد میں 1975 سے مقیم ہونے کے باوجود اس شہر سے قومی شناختی کارڈ حاصل نہ کر پایا۔ لاہور جانا پڑا اور اپنے آبائی شہر سے بھی قومی شناختی کارڈ کے حصول کے لئے میٹرک سے ایم اے تک تعلیم مکمل کرنے کی تصدیق کرنے والی دستاویزات کے ہوتے ہوئے بھی آبائی محلے کے دو افراد سے حلف نامے حاصل کرنا پڑے۔ حلف نامے پر دستخط کرنے والوں نے گواہی دی کہ میں اور میرا خاندان ان کے کئی دہائیوں سے محلے دار ہیں۔ بنگال کی انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنا نام برقرار رکھنے کے لئے مشکوک افراد سے بے شمار ایسی ہی دستاویزات کا تقاضہ ہوا جن کی ہم جیسے ان پڑھ اور غیر منظم معاشروں میں ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی۔ مودی سرکار نے مگر نہایت سوچ بچار کے بعد ان کا تقاضہ لازمی قرار دیا۔ ہندوانتہا پسندوں کو منظم پراپیگنڈہ کے ذریعے قائل کر دیا گیا ہے کہ بنگلہ دیش سے بے شمار شہری منظم سازش کے تحت بھارت میں در آنے کے بعد ویسٹ بنگال اور آسام میں آباد ہو رہے ہیں۔ ان پر نگاہ نہ رکھی گئی تو بنگال اور آسام آنے والے برسوں میں مسلم اکثریتی علاقوں میں بدل سکتے ہیں۔ بنگلہ دیش سے آئے مبینہ گھس بیٹھیوں سے رائے دہندگان کی فہرست کو پاک کرتے ہوئے بے تحاشہ حماقتیں سرزد ہوئی ہیں۔ میر جعفر ہمارے ہاں بدی کی علامت ہے۔ یہ بات مگر حقیقت ہے کہ نواب سراج الدولہ سے غداری کے بعد وہ برطانوی سامراج کی سرپرستی میں بنگال کا حکمران تھا۔ اس کا ایک پوتا سکندر مرزا پاکستان کا صدر بھی منتخب ہوا تھا۔ میر جعفر کے تقریباً 50 کے قریب ترین ورثا اگرچہ کئی دہائیوں سے کلکتہ کے ایک محلے میں آباد ہیں جو کسی زمانے میں شاہی قلعے کا حصہ تھا۔ ان سب ورثا کو بھی ویسٹ بنگال میں ہونے والے انتخاب میں چند دستاویزات میسر نہ ہونے کی وجہ سے ووٹ کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ میر جعفر کو غداری کی علامت تصور کرنے کے باوجود بھارتی بنگال میں آباد مسلمانوں نے ان کے ساتھ ہوئے سلوک کو ذہن میں رکھتے ہوئے بھانپ لیا کہ انتخابی فہرستوں کی جانچ پڑتال کا واحد مقصد انہیں ووٹ کے حق سے محروم رکھنا ہے۔ اسی باعث صوبائی اسمبلی کے ان حلقوں میں ریکارڈ بناتی حدوں تک ووٹنگ ہوئی جہاں مسلمان نمایاں تعداد میں آباد ہیں۔ ایسے ہی ایک حلقے میں 98 فی صد ووٹروں نے پولنگ بوتھوں تک پہنچ کر ایک نیا ریکارڈ بنایا ہے۔ بھارتی بنگال کے پہلے مرحلے میں ریکارڈ بناتے ٹرن آؤٹ کئی تبصرہ نگار یہ نتیجہ اخذ کر رہے ہیں کہ مودی سرکار فقط ممتا بنیر جی ہی کو شکست دینا نہیں چاہ رہی۔ نام نہاد ہندی بیلٹ کی نمائندہ ہوتے ہوئے بنگال پر قابض ہونے کو بے چین ہے۔ قبضے کی ہوس میں فقط مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ بنگال کی منفرد شناخت اور ثقافت کو بھی آر ایس ایس کی پھیلائی ہندوانتہا پسندی کا غلام بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ بھارتی بھرکم ٹرن آؤٹ کے ذریعے بھارتی بنگال کے باسی اپنی جداگانہ شناخت کو شدت سے اجاگر کر رہے ہیں۔ بنگالی قوم پرستی کا یہ اظہار بالآخر بھارت کی یک جہتی کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

ایران اور امریکہ کی جنگ بھلا کر میں دو یا تین کالم بھارتی بنگال اور تامل ناڈو میں نمایاں ہو رہے سیاسی رجحانات کو تفصیل سے بیان کرنے کے لئے لکھنا چاہ رہا تھا۔ پیر کی صبح اٹھتے ہی موبائل اٹھایا تو ایکس پلیٹ فارم پر خبر یہ دیکھنے کو ملی کہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمت میں تیزی سے 110 ڈالر فی بیرل کی جانب بڑھ رہی ہے۔ اس کے اثرات پر غور کیا تو ناقابل برداشت مہنگائی کے خوف سے ذہن ماؤف ہو گیا۔ تیل کے ممکنہ بحران سے گھبرایا ذہن کسی ایک موضوع پر توجہ مرکوز نہیں کر پا رہا ہے۔

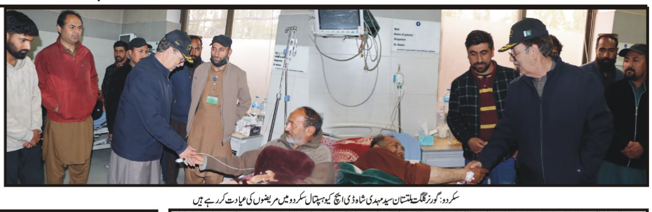

سکردو: گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سکردو میں مریضوں کی عیادت کر رہے ہیں

ڈپٹی کمشنر گلگت کی زیر صدارت مارکہ حق کے حوالے سے اہم اجلاس

انتظامی وسیکیورٹی امور کا تفصیلی جائزہ، مربوط حکمت عملی پر زور، تمام اداروں کو باہمی رابطہ کاری مزید بہتر بنانے کی ہدایت

5 مئی کو مارکہ حق ریلی، مختلف طبقات کی بھرپور شرکت متوقع، یادگار چوک پر اختتامی تقریب اور کھیلوں کے مقابلوں کا اعلان

گلگت (جنرل رپورٹر) ڈپٹی کمشنر/ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گلگت کیپٹن (ر) عارف احمد کی زیر صدارت مارکہ حق کے حوالے سے ایک اہم اجلاس ڈپٹی کمشنر آفس گلگت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا مقصد مارکہ حق کے سلسلے میں انتظامی، سیکیورٹی اور دیگر متعلقہ امور کا جائزہ لینا اور اس ضمن میں مؤثر حکمت عملی مرتب کرنا تھا۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن، اسسٹنٹ ڈائریکٹر سپورٹس سمیت دیگر متعلقہ محکموں کے افسران نے شرکت کی۔ شرکا نے اپنے اپنے اداروں کی تیاریوں اور اقدامات کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔ ڈپٹی کمشنر گلگت نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہدایت کی کہ تمام متعلقہ ادارے باہمی رابطہ کاری کو مزید مؤثر بنائیں اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن انداز میں انجام دیں تا کہ مارکہ حق کے سلسلے میں تمام انتظامات بروقت اور منظم انداز میں مکمل کیے جاسکیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی سہولت، امن وامان اور نظم وضبط کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ اجلاس کو آگاہ کیا گیا کہ مارکہ حق کے سلسلے میں 5 مئی کو ایک ریلی نکالی جائے گی، جس میں سیاسی وسماجی شخصیات، سول سوسائٹی، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد اور سکولوں کے طلبا بھرپور شرکت کریں گے۔ ریلی یادگار چوک پر اختتام پذیر ہوگی جہاں باقاعدہ تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مختلف کھیلوں کے مقابلوں کا بھی اہتمام کیا جائے گا تا کہ نوجوانوں کی مثبت سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکے۔ اجلاس کے اختتام پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ تمام ادارے باہمی تعاون اور مربوط حکمت عملی کے تحت کام کرتے ہوئے مارکہ حق کے حوالے سے بہترین انتظامات کو یقینی بنائیں گے۔

وفاقی آئینی عدالت کا سپر ٹیکس سے متعلق بڑا فیصلہ، اسلام آباد ہائیکورٹ کے فیصلے کالعدم قرار

اسلام آباد (یواین پی) وفاقی آئینی عدالت نے سپر ٹیکس سے متعلق بڑا فیصلہ جاری کردیا، جس کے تحت اسلام آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کالعدم قرار دے دیئے گئے۔ 293 صفحات پر مشتمل سپر ٹیکس کیس سے متعلق تفصیلی فیصلہ وفاقی آئینی عدالت کے چیف جسٹس امین الدین خان نے جاری کیا، جس میں انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے سیکشن 4C کے تحت سپر ٹیکس کے نفاذ کو آئینی قرار دیا گیا ہے۔ فیصلے میں کہا گیا کہ سپر ٹیکس کا نفاذ انکم ٹیکس سے آزاد اور ایک الگ ٹیکس کے طور پر تصور کیا جائے گا۔ عدالت نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے سیکشن 4C کے خلاف فیصلے کالعدم قرار دے دیئے ہیں اور واضح کیا کہ سیکشن 4C کے تحت ٹیکس کا نفاذ ٹیکس سال 2022 اور اس کے بعد کے سالوں پر لاگو ہوگا۔

افغان طالبان رجیم کی سول آبادی پر گولہ باری سے ہونے والے نقصانات کی تفصیلات جاری

جنوبی وزیرستان (یواین پی) افغان طالبان رجیم نے ایک بار پھر جنوبی وزیرستان کے علاقے انگور اڈہ میں سول آبادی پر بزدلانہ حملہ کیا، جنوبی وزیرستان کے علاقہ انگور اڈہ میں 26 اور 29 اپریل کو افغان طالبان نے سول آبادی پر فائرنگ اور گولہ باری کی۔ ڈپٹی کمشنر جنوبی وزیرستان لوئر نے افغان طالبان رجیم کی گولہ باری سے ہونے والے نقصانات کی تفصیلات جاری کردیں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ افغان طالبان کی اشتعال انگیزی سے متعدد گھر تباہ، بچوں اور خواتین سمیت 8 افراد شدید زخمی ہوئے۔

پاکستانی سفیر کی امریکی کانگریس کے چیئرمین امور خارجہ کمیٹی سے ملاقات، عالمی صورتحال پر گفتگو

ملاقات کے دوران علاقائی اور عالمی صورتحال کے بارے میں وسیع البنیاد اور تعمیری تبادلہ خیال کیا گیا

عالمی منظرنامے میں تعاون بڑھانے کے نئے امکانات پر غور

واشنگٹن (یواین پی) سفیر پاکستان رضوان سعید شیخ نے امریکی کانگریس کی امور خارجہ کمیٹی کے چیئرمین برائن ماسٹ سے اہم ملاقات کی جس میں دوطرفہ تعلقات اور عالمی و علاقائی امور پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ اپنے ٹوئٹ میں سفیر پاکستان نے چیئرمین کمیٹی برائے خارجہ امور برائن ماسٹ سے ملاقات پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ملاقات کو مثبت پیش رفت قرار دیا۔ انہوں نے چیئرمین خارجہ اُمور کمیٹی کی جانب سے مشرق وسطی اور عالمی امن کے فروغ کے لیے پاکستان کے کلیدی کردار کے اعتراف پر اُن کا شکریہ بھی ادا کیا۔ ملاقات کے دوران علاقائی اور عالمی صورتحال کے بارے میں وسیع البنیاد اور تعمیری تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر پاکستان کی جانب سے تنازعات کے حل کے ضمن میں مکالمے کے فروغ اور مثبت کردار جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔

محنت کش قوم کا حقیقی سرمایہ ہیں، راجہ جلال حسین مقپون

مزدور کی محنت، عزم اور لگن کے بغیر ملک کی تعمیر وترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا، رہنما استحکام پاکستان

دنیا بھر میں صنعتی، معاشی اور سماجی ترقی کے پیچھے محنت کش طبقے کی انتھک کاوشیں کارفرما ہیں، سابق گورنر جی بی

سکردو (نمائندہ خصوصی) سابق گورنر گلگت بلتستان اور استحکام پاکستان پارٹی کے رہنما راجہ جلال حسین مقپون نے مزدوروں کے عالمی دن کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ محنت کش کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ اور ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مزدور کی محنت، عزم اور لگن کے بغیر ملک کی تعمیر وترقی کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔ راجہ جلال حسین مقپون نے کہا کہ دنیا بھر میں صنعتی، معاشی اور سماجی ترقی کے پیچھے محنت کش طبقے کی انتھک کاوشیں کارفرما ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوم مزدور ہمیں محنت کشوں کی قربانیوں، جدوجہد اور خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ حکومت اور معاشرے کو چاہیے کہ وہ مزدور طبقے کی فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات یقینی بنائیں تا کہ وہ باوقار اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔

گلگت بلتستان نیوز پیپرز سوسائٹی کے انتخابات، پروگریسو پینل بلا مقابلہ کامیاب

طارق حسین شاہ صدر، امتیاز گلاب بگورو جنرل سیکریٹری منتخب، ڈیموکریٹک پینل انتخابی دوڑ سے باہر، پروگریسو پینل کو بھرپور اعتماد حاصل

نومنتخب عہدیداران کا صحافیوں کے حقوق کے تحفظ کا عزم، صحافتی برادری کی تقریب، کامیاب امیدواروں کو مبارکباد

گلگت (پ ر) گلگت بلتستان نیوز پیپرز سوسائٹی کے سالانہ انتخابات میں پروگریسو پینل بلا مقابلہ کامیاب قرار پایا، جبکہ مدِ مقابل ڈیموکریٹک پینل انتخابی دوڑ سے باہر ہوگیا۔ یوں صحافتی برادری کے اس اہم پلیٹ فارم پر پروگریسو پینل کو بھرپور اعتماد کے ساتھ قیادت سونپ دی گئی۔ انتخابات کے نتیجے میں طارق حسین شاہ صدر، امتیاز گلاب بگورو جنرل سیکریٹری، منظور حسین شاہ نائب صدر، ثاقب عمر سیکریٹری اطلاعات جبکہ محمد جمیل فنانس سیکریٹری منتخب ہوئے۔ چیف الیکشن کمشنر احمد ندیم خان نے باضابطہ طور پر نومنتخب عہدیداران کا نوٹیفکیشن جاری کردیا، جس کے بعد ان کی کامیابی کا باقاعدہ اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر شہر کے ایک نجی ہوٹل میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں صحافتی برادری کے اراکین، سینئر صحافیوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ تقریب کے دوران نومنتخب عہدیداران کو پھولوں کے ہار پہنا کر مبارکباد دی گئی اور ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نومنتخب عہدیداران نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ صحافیوں کے حقوق کے تحفظ، پیشہ ورانہ معیار کی بہتری اور آزادی صحافت کے فروغ کے لیے بھرپور کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سوسائٹی کو ایک مضبوط اور فعال ادارہ بنانے کے لیے تمام اراکین کو ساتھ لے کر چلیں گے تا کہ صحافتی برادری کے مسائل کو مؤثر انداز میں حل کیا جاسکے۔ نومنتخب صدر طارق حسین شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ اداروں کو مضبوط بنانے کے لیے باہمی اختلافات کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ افہام وتفہیم کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ نہ صرف صحافیوں بلکہ گلگت بلتستان کے میڈیا ہاسز کو درپیش مسائل بھی حل کیے جاسکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ صحافیوں کی فلاح و بہبود ان کی اولین ترجیح ہوگی اور پوری کابینہ مل کر پریس کلب گلگت، یونین آف جرنلسٹس اور گلگت بلتستان یونین آف جرنلسٹس سمیت تمام متعلقہ اداروں کے ساتھ تعاون کو فروغ دے گی تا کہ ادارے مضبوط ہوں اور ان سے وابستہ صحافی برادری کے مسائل مؤثر انداز میں حل کیے جاسکیں۔

وزیراعظم نے اپنا گھر سکیم کا اجرا کردیا، اہل افراد میں چیک تقسیم

اسلام آباد (اے ایف پی) وزیراعظم شہباز شریف نے وزیراعظم اپنا گھر سکیم کا باضابطہ اجرا کرتے ہوئے قرض کے لیے اہل افراد کے درمیان بینک چیک تقسیم کردیئے۔ وزیراعظم اپنا گھر سکیم کے تحت ایک کروڑ روپے تک قرض آسان شرائط پر دیا جارہا ہے، اس سکیم کا اطلاق چاروں صوبوں، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں ہوگا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے اپنا گھر سکیم کے تحت قرض حاصل کرنے والے کامیاب امیدواروں کو مبارکباد دی اور کہا کہ وزیراعظم اپنا گھر سکیم کی تقریب میں شرکت میرے لیے باعث مسرت ہے۔

شمس الحق لون اور سید شبیہ الحسن اتحاد مضبوط، بڑی سیاسی پیش رفت

استور حلقہ نمبر دو میں سیاسی درجہ حرارت عروج پر، مقابلہ دلچسپ ہوگیا، عیدگاہ سے نکالی گئی بڑی ریلی، عوام کی بھرپور حمایت کا اعلان

پرہجوم پریس کانفرنس نے حلقے کا سیاسی منظرنامہ بدل دیا، اتحاد کی بدولت آئندہ انتخابات میں بھاری کامیابی کا دعوی

استور (رفیع اللہ خان آفریدی) سات جون کو ہونے والے گلگت بلتستان اسمبلی کے چوبیس حلقوں میں سب زیادہ گہما گہمی استور کا حلقہ نمبر دو میں نظر آرہی ہیں سیاسی درجہ حرارت کا پارہ آسمان میں چڑھ گیا ہے سابق وزیر داخلہ شمس الحق لون اور رکن گلگت بلتستان کونسل سید شبیہ الحسن کی طرف سے آج ایک پرہجوم پریس کانفرنس نے استور کا سیاسی درجہ حرارت میں اضافے کے ساتھ حلقہ نمبر دو کا سیاسی منظرنامہ بھی یکسر تبدیل کردیا اور کل تک سب زیادہ کمزور سمجھا جانے والا شمس الحق لون اور سید شبیہ الحسن اتحاد سب زیادہ مضبوط پوزیشن میں نظر آئے لگا ہے 30 اپریل کو ضلعی ہیڈکوارٹر عیدگاہ فتی ہٹی محلّہ سے ایک بڑی ریلی نکالی گئی اور ریلی کی شکل میں آکر یہاں سے اکثریتی گھرانوں نے شمس الحق لون کے قافلے میں شامل ہوکر ووٹ اور سپورٹ کا اعلان کردیا اور یہ ریلی بعدازاں شمس الحق لون اور سید شبیہ الحسن کی پریس کانفرنس میں شامل ہوگئی دوسری طرف رکن قانون ساز کونسل سید شبیہ الحسن کی قیادت میں بھی ایک بہت بڑی ریلی عیدگاہ پولوگراؤنڈ سے برآمد ہوکر عیدگاہ ریسٹ ہاس میں پریس کانفرنس کی جگہ پہنچ گئی جہاں پر پرہجوم پریس کانفرنس کرتے ہوئے سید شبیہ الحسن نے کہا کہ 2020 کے جنرل الیکشن میں ایک بہت بڑا اہم اور اچھا اتحاد ضلعی ہیڈکوارٹر سمیت ضلع کی مجموعی پسماندگی کو دور کرنے اور عوامی مسائل مشکلات کو حل کرنے کے ساتھ ساتھ علاقے کی تعمیر وترقی کے حوالے سے وجود میں آیا اور ماشاءاللہ الیکشن میں کامیابی کے ساتھ تقریباً ہدف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ضلع کی تعمیر وترقی کے اوپر خصوصی توجہ دیا گیا اور انقلابی اقدامات کیے گئے اور سب سے زیادہ خوشی کی بات ضلع سے منافرت منافقت کے خاتمے کے ساتھ ساتھ امن وامان بھائی چارگی کی فضا کو قائم کرتے ہوئے استور کو عملی طور پر ایک رول ماڈل ضلع بنانے کی کوشش کی گئی آج ہی کامیابیوں کا تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے سات جون 2026 کے جنرل الیکشن کے حوالے سے بھی نہ صرف اس اتحاد کو برقرار رکھا جائیگا بلکہ اس کو مزید مضبوط کرینگے اور انشاءاللہ آنے والے انتخابات میں بھرپور طریقے سے شمس الحق لون کی قیادت میں مکمل اعتماد کرتے ہوئے نہ صرف کامیابی حاصل کیا جائیگا

بشریٰ بی بی سے ملاقات اور طبی سہولت کیس میں اہم پیشرفت

اسلام آباد (اے ایف پی) اسلام آباد ہائیکورٹ میں بانی پی ٹی آئی عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی سے ملاقات اور ذاتی معالج تک رسائی سے متعلق درخواست پر اہم پیشرفت، بشریٰ بی بی کی بیٹی مبشرہ کی درخواست پر رجسٹرار آفس کے اعتراضات دور کردیئے گئے، جس کے بعد عدالت نے پٹیشن کو نمبر لگا کر پیر کو سماعت کے لئے مقرر کرنے کی ہدایت کردی۔ سماعت کے دوران وکلا سلمان اکرم راجہ، علی بخاری، نعیم پنجوتھہ اور خالد یوسف عدالت کے سامنے پیش ہوئے۔

سکردو: یوم ولادت وباسعادت امام رضا علیہ السلام کی دارالابلاغ والارشاد پاکستان کے زیراہتمام منعقدہ محفل میلاد سے مقررین خطاب کر رہے ہیں

نگر میں ترقیاتی منصوبوں میں تاخیر پر عوامی ایکشن کمیٹی کا اظہار تشویش

عوام کو شدید مشکلات کا سامنا، خطرناک بجلی کھمبہ فوری ہٹانے کا مطالبہ، طلبہ کی جان کو خطرہ

نگر (اقبال راجوا) بجلی اور سڑک کے ٹینڈر کرانا اور ٹھیکیدار سے بروقت اور بہترین کام لینا محکمے کی ذمہ داری ہے کوئی زیر تعمیر منصوبہ عوام کے لئے دردسر نہیں بننا چاہیئے۔ صدر عوامی ایکشن کمیٹی نگر محمد علی جنان کا محکمہ مواصلات تعمیرات نگر اور محکمہ توانائی و برقیات کے ایگزیکٹو انجینیئرز سے ملاقات کے دوران گفتگو۔ اپنی گفتگو میں ایگزیکٹو انجینئر محکمہ پاور اینڈ انرجی صفدری سے مطالبہ کیا کہ وادی غلت میں ٹھیکیدار لنک روڑ کا ٹینڈر لے کے زمین کیا پر سیغائب ہوگیا ہے اور عوام کیچلنے پھرنیکیلئے کسی عذاب سے کم نہیں۔

بلتی ناول "شہ سر" کو سالانہ ادبی ایوارڈ، افضل روش کے نام

اکادمی ادبیات کی جانب سے گلگت بلتستان ایوارڈ کا اعلان

انجینئر محمد افضل روش کی ادبی خدمات کا بڑا اعتراف

سکردو (شریف اخوندزادہ) اردو شاعری کے مجموعے "دردپا" اور "فلک شگاف"، بلتی افسانوں کے مجموعے "پھہ ہرتخ" اور بلتی ناول "شہ سر" کے خالق، ممتاز شاعر و ادیب انجینئر محمد افضل روش کو اکادمی ادبیات پاکستان کی جانب سے جاری کردہ سالانہ ادبی ایوارڈ کے سلسلے میں مقامی زبانوں کے ایوارڈ کی کیٹیگری میں گلگت بلتستان ایوارڈ کے لئے ان کا بلتی ناول "شہ سر" کو منتخب کیا گیا اس ایوارڈ کی مالیت ایک لاکھ روپے ہے، جو محمد افضل روش کی بےلوث خدمت، فنی و تخلیقی صلاحیتوں اور مقامی زبان وادب سے بے حد لگاو کا اعتراف ہے۔ گزشتہ برس شائع ہونے والے اس اولین بلتی ناول نے، جس میں مقامی زبان و بیان کی حسن و خوبیوں، متروک ومفقود زبان وبیان کے تحفظ وترویج کے ساتھ ساتھ مقامی تہذیب، تاریخ اور سماجی نفسیات جیسے کثیر پہلو مباحث بحسن وخوبی بیان ہیں، مقامی ادب میں ایک اہم مقام حاصل کیا ہے۔ اس کتاب کی تقریب رونمائی کے بعد بےشمار تبصرے بھی سوشل میڈیا اور اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں جن میں اس کتاب کی اہمیت اور فنی محاسن پر دلچسپ مباحث دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ایوارڈ کا مستحق ٹھہرنا بلکہ یہ ایوارڈ جیتنا ان کی پہلے سے جاری ان کاوشوں کو مزید سرعت اور وسعت دینے میں اکسیر ثابت ہوگا۔ آپ اپنی کاوشوں میں پہلے سے ہی مصروف عمل تھے اب یہ ان کی حوصلہ افزائی کا باعث بن کر مزید قومی خدمت کا موقع فراہم کرے گا۔ امید کرتے ہیں کہ اکادمی دبیات کی کاوش مقامی اور علاقائی زبانوں کے فروغ و اشاعت، تحفظ وترویج نیز علاقائی قلم کاروں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ نئے لکھنے والوں کی ترغیب میں کلیدی کردار ادا کرے گی۔

عام آدمی کو چھت کی فراہمی ہماری حکومت کی ترجیح ہے، وزیراعظم

وزیراعظم شہباز شریف نے وزیراعظم اپنا گھر سکیم کا باضابطہ اجرا کرتے ہوئے اہل افراد کے درمیان بینک چیک تقسیم کردیئے

آئندہ برسوں میں 5 لاکھ گھر بنانے کا منصوبہ ہے، حکومتی اکابرین اور نجی شعبے کی مشاورت سے سکیم کا اجراء کیا جارہا ہے، شہباز شریف

اسلام آباد (یواین پی) وزیراعظم شہباز شریف نے وزیراعظم اپنا گھر سکیم کا باضابطہ اجرا کرتے ہوئے قرض کے لیے اہل افراد کے درمیان بینک چیک تقسیم کردیئے۔ 'وزیراعظم اپنا گھر سکیم' کے تحت ایک کروڑ روپے تک قرض آسان شرائط پر دیا جارہا ہے، اس سکیم کا اطلاق چاروں صوبوں، گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں ہوگا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے اپنا گھر سکیم کے تحت قرض حاصل کرنے والے کامیاب امیدواروں کو مبارکباد دی اور کہا کہ وزیراعظم اپنا گھر سکیم کی تقریب میں شرکت میرے لیے باعث مسرت ہے، چھت کی فراہمی مقدس فریضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست یا کسی بھی حکومت کیلئے عام آدمی کو چھت فراہمی انتہائی اہمیت کی حامل ہے، عام آدمی کو چھت کی فراہمی ہماری حکومت کی ترجیح ہے، گھر ہوتو اپنا، اس حوالے سے یہ تقریب انتہائی یادگار ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ وزیراعظم اپنا گھر سکیم کے تحت 20 سال کیلئے قرض دیا جائے گا، سکیم کو کامیاب بنانے میں بے حد محنت کی گئی، سکیم میں پہلے سال میں 50 ہزار گھر بنائے جائیں گے، آئندہ برسوں میں 5 لاکھ گھر بنانے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومتی اکابرین اور نجی شعبے کی مشاورت سے سکیم کا اجراء کیا جارہا ہے، اس تقریب میں ڈرائیور غلام حسین کو بھی گھر بنانے کیلئے قرض ملا، لوگوں کی بڑی تعداد جو اپنے گھر سے محروم ہے، ماہانہ بنیادوں پر سکیم پر عملدرآمد کا خود جائزہ لوں گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ تعمیراتی شعبے سے معیشت کا پہیہ چلتا ہے، سکیم میں شامل بینکوں کو 14 اگست پر میڈل دیے جائیں گے، حکومت برآمد کنندگان کی حوصلہ افزائی کررہی ہے۔

یوم مزدور پر محنت کشوں کی جدوجہد کو خراج تحسین، علامہ شبیر حسن میثمی

کم اجرت اور مہنگائی سے مزدور طبقہ شدید مشکلات کا شکار

حکومت سے اجرت میں اضافہ اور محفوظ ماحول کی فراہمی کا مطالبہ

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) شیعہ علما کونسل پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ ڈاکٹر شبیر حسن میثمی نے عالمی یوم مزدور کے موقع پر اپنے پیغام میں محنت کشوں کی تاریخی جدوجہد اور عظیم قربانیوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یکم مئی کا دن ان بہادر مزدوروں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے اپنے بنیادی حقوق، خصوصاً اوقات کار اور انسانی وقار کے تحفظ کے لیے لازوال قربانیاں دیں۔ یہ دن اس عہد کی تجدید کا تقاضا کرتا ہے کہ معاشرے میں محنت کش طبقے کو ان کا جائز مقام دیا جائے۔ علامہ شبیر میثمی نے کہا کہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں صنعتی، زرعی اور دیگر شعبوں سے وابستہ محنت کش ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، مگر بدقسمتی سے آج بھی انہیں کم از کم اجرت، محفوظ کام کے ماحول اور سماجی تحفظ جیسی بنیادی سہولیات میسر نہیں۔ مہنگائی کی وجہ سے کم اجرت افراد انتہائی مشکلات سے دوچار ہیں۔ انہوں نے حکومت اور نجی اداروں پر زور دیا کہ: کم از کم اجرت میں فوری اور مؤثر اضافہ کیا جائے۔ مزدوروں کے لیے محفوظ اور باوقار کام کے حالات یقینی بنائے جائیں۔ سوشل سیکیورٹی اور EOBI جیسے نظام کو مکمل طور پر فعال کیا جائے۔ کان کنوں اور صنعتی مزدوروں کے لیے خصوصی مراعاتی پیکیجز متعارف کروائے جائیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ شیعہ علما کونسل پاکستان مزدوروں کے حقوق کے تحفظ، ان کے معاشی استحکام اور باوقار زندگی کے لیے ہر سطح پر آواز بلند کرتی رہے گی۔

ایران ہار مان لے، تمام مقاصد تقریباً حاصل، فون پر مذاکرات جاری ہیں، صدر ٹرمپ

ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہونے چاہیے، ایران کے 82 فیصد میزائل تباہ اور 159 بحری جہاز ڈبو دیئے، ایرانی کرنسی کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی

فوجیوں میں کمی سے متعلق جلد فیصلہ کرلیا جائے گا، ٹرمپ کا یہ بیان جرمن چانسلر کی ایران جنگ پر تنقید کے بعد سامنے آیا ہے

واشنگٹن (اے ایف پی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جنگ پھر سے شروع کرنے کی دھمکی کے بعد خوش آئند بیان میں کہا ہے کہ ایران سے فون پر مذاکرات جاری ہیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہونے چاہیے، ایران کو کہنا ہوگا کہ وہ ہار گئے ہیں کیونکہ ہم ایران کے خلاف جنگ میں اپنے مقاصد تقریباً حاصل کر چکے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے دعوی کیا کہ ایران کے 82 فیصد میزائل تباہ اور 159 بحری جہاز ڈبو دیئے ہیں، ایرانی کرنسی کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی، روسی صدر پیوٹن کے ساتھ ایران اور وکرین کے معاملے پر ان کی فون پر بات چیت ہوئی ہے۔

کچورا سکردو: اسلامی تحریک پاکستان کے شمولیتی پروگرام کی تقریب سے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ شبیر میثمی خطاب کررہے ہیں۔

پاکستان کی سمندری حدود کا دفاع ناقابل تسخیر، پاک بحریہ میں پہلی ہنگور کلاس آبدوز شامل

وزیراعظم شہباز شریف، فیلڈ مارشل عاصم منیر کی اس تاریخی کامیابی پر پوری قوم اور پاک بحریہ کو مبارکباد

ہنگور کلاس آبدوزیں خطے میں سمندری استحکام برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کریں گی، امیر البحر ایڈمرل نوید اشرف کا خطاب

راولپنڈی/سانیا (یواین پی) پاکستان کی سمندری حدود کا دفاع ناقابل تسخیر ہوگیا، پاک بحریہ میں پہلی ہنگور کلاس آبدوز شامل ہوگئی۔ آئی ایس پی آر کے مطابق ہنگور کلاس آبدوز کی پاک بحریہ میں شمولیت کی تقریب چین کے شہر سانیا میں ہوئی جس میں صدر مملکت آصف علی زرداری نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی، اس موقع پر پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل نوید اشرف بھی موجود تھے۔ صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا کہ آبدوز ہنگور کی شمولیت پاک بحریہ کی جدت کے سفر میں ایک تاریخی سنگ میل ہے، پاکستان اپنی خودمختاری کے دفاع، بحری مفادات کے تحفظ اور اقتصادی راہداریوں کی حفاظت کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔

گلگت بلتستان کا انتخابی دنگل

صفدر علی صفدر

گلگت بلتستان ایک بار پھر انتخابی موسم کی اس کیفیت میں داخل ہو چکا ہے جہاں سیاست محض جلسوں اور نعروں تک محدود نہیں رہتی بلکہ ہر گلی کوچے، ہر چائے خانے اور ہر گفتگو کا مرکزی موضوع بن جاتی ہے۔ 7 جون کے عام انتخابات قریب آتے ہی پورا خطہ ایک ایسے غیر معمولی سیاسی جوش وخروش میں ڈوب چکا ہے جو بظاہر جمہوری سرگرمی کی علامت ہے، مگر اس کے اندر طاقت کے نئے توازن کی ایک خاموش مگر گہری جنگ بھی جاری ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق گلگت بلتستان اسمبلی کی 24 جنرل نشستوں کے لیے مجموعی طور پر 669 امیدواروں نے کاغذات نامزدگی جمع کرائے ہیں، جن میں 26 خواتین امیدواروں کی موجودگی ایک مثبت مگر محدود پیش رفت کی نشاندہی کرتی ہے۔ پچھلے انتخابات کے مقابلے میں یہ اضافہ صرف اعداد وشمار کی حد تک نہیں بلکہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سیاسی میدان میں مقابلہ غیر معمولی حد تک وسیع ہو چکا ہے۔ الیکشن شیڈول کے تحت امیدواروں کے کاغذات نامزدگی جمع کرانے اور ان کی جانچ پڑتال کے بعد اب 2 سے 9 مئی تک اعتراضات پر اپیلوں کا مرحلہ جاری رہے گا، جس کے بعد 10 مئی کو حتمی فہرست جاری کی جائے گی اور 12 مئی کو انتخابی نشانات الاٹ کیے جائیں گے۔ دوسری جانب اسمبلی میں خواتین اور ٹیکنوکریٹس کی مخصوص نشستوں پر سیاسی جماعتوں کی جانب سے ترجیحی فہرستیں الیکشن کمیشن میں جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 اپریل ہے، جس کے ساتھ ہی اصل انتخابی معرکہ اپنے عملی مرحلے میں داخل ہو جائے گا۔ دلچسپ اور اہم پہلو یہ ہے کہ ابھی تک کسی بڑی سیاسی جماعت نے اپنے امیدواروں کو باضابطہ طور پر پارٹی ٹکٹ جاری نہیں کیے۔ یہ تاخیر محض انتظامی عمل نہیں بلکہ ایک سوچا سمجھا سیاسی حکمت عملی کا حصہ بھی سمجھی جارہی ہے، جس کے ذریعے جماعتیں اپنے اندرونی توازن، دھڑے بندیوں اور ممکنہ ناراضگیوں کو آخری لمحے تک قابو میں رکھنے کی کوشش کررہی ہیں۔ نتیجتاً اس وقت ایک غیر معمولی صورتحال جنم لے چکی ہے، جہاں امیدوار بظاہر آزاد مگر حقیقت میں جماعتی وابستگیوں کے سائے میں اپنی انتخابی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں گلگت بلتستان کی سیاست کا اصل بیک اسٹیج پوری طرح سامنے آتا ہے۔ ایک طرف ٹکٹوں کی تقسیم پر شدید رسہ کشی جاری ہے تو دوسری طرف حلقوں میں ذاتی اثر ورسوخ، برادری اور مقامی سیاست بھی پوری شدت سے کارفرما ہے۔ آنے والے چند دنوں میں جب سیاسی جماعتیں اسمبلی کی جنرل اور مخصوص نشستوں کے لئے اپنے امیدواروں کا باضابطہ اعلان کریں گی تو یہی خاموش کشیدگی کھل کر سامنے آئے گی اور وہ تمام اندرونی اختلافات، ناراضگیاں اور سیاسی سودے بازی واضح شکل اختیار کرلیں گی جو اس وقت پردے کے پیچھے جاری ہیں۔ سیاسی طور پر گلگت بلتستان کا یہ انتخاب ہمیشہ ایک منفرد پس منظر رکھتا ہے۔ 2009 کے گلگت بلتستان ایمپاورمنٹ اینڈ سیلف گورننس آرڈر کے تحت قائم نیم صوبائی نظام میں ماضی کے انتخابات میں یہ تاثر غالب رہا ہے کہ وفاقی سیاست کا سایہ براہ راست یہاں کے انتخابی نتائج پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ماضی میں وفاق میں برسراقتدار جماعتوں کے وزرا اور نمائندے انتخابی ضابطہ اخلاق کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہاں بڑے بڑے اعلانات، جھوٹے وعدے اور ترقیاتی پیکجز کے ذریعے عوامی رائے کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ یہ وہ دور تھا جب سیاسی وعدے اکثر ہوائی اعلانات سے آگے نہیں بڑھ پاتے تھے، مگر انتخابی نتائج ان کے اثرات ضرور سمیٹ لیتے تھے۔ تاہم اس بار صورتحال مختلف دکھائی دے رہی ہے۔ گلگت بلتستان کا ووٹر پہلے سے کہیں زیادہ باخبر، تجربہ کار اور سیاسی طور پر حساس ہو چکا ہے۔ عوام اب محض نعروں اور اعلانات پر قناعت کرنے کے بجائے زمینی حقائق، کارکردگی اور تسلسل کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وفاقی سطح کے روایتی وعدے اور انتخابی اعلانات اب وہ اثر نہیں رکھتے جو ماضی میں رکھتے تھے۔ ایک واضح احساس ابھر رہا ہے کہ ووٹ اب وعدوں کی سیاست سے نکل کر احتساب کی سیاست کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس بار انتخابی منظرنامہ اس لیے بھی زیادہ پیچیدہ اور غیر یقینی دکھائی دے رہا ہے کہ مرکز میں مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کی اتحادی فضا کے باوجود، گلگت بلتستان میں دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف مضبوط سیاسی حریف کے طور پر میدان میں ہیں۔ یہ داخلی تضاد اس انتخاب کو مزید غیر مستحکم اور دلچسپ بنا رہا ہے۔ ایک طرف دونوں بڑی جماعتیں حکومت سازی کے دعوے کررہی ہیں، مگر دوسری طرف زمینی حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی جماعت کے پاس واضح اکثریت کی مضبوط پوزیشن نظر نہیں آتی۔ یہی وہ خلا ہے جہاں نئی سیاسی قوتیں اور آزاد امیدوار اپنے اثر ورسوخ کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ استحکام پاکستان پارٹی پہلی بار اس انتخابی میدان میں اتر رہی ہے اور اپنے لیے ایک نئی سیاسی جگہ بنانے کے دعوے کے ساتھ سرگرم ہے۔ اس جماعت کو کسی صورت نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کے پلیٹ فارم پر گلگت بلتستان کی سیاسی تاریخ کے اہم کردار، ایک سابق وزیراعلی، سابق گورنر اور سابق وزرا پوری طاقت کے ساتھ انتخابی مہم چلا رہے ہیں۔ اگرچہ یہ جماعت سادہ اکثریت حاصل نہ بھی کرسکے، تاہم حکومت سازی میں اس کا کردار فیصلہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔

کے مختلف اسٹالز کے دورے کی میزبانی کی۔ غذائی مصنوعات کی یہ تین روزہ نمائش 29 اپریل تا 01 مئی 2026 تک منعقد ہورہی ہے جس میں پاکستان کی بھرپور شرکت کا مقصد کینیڈا کو غذائی مصنوعات کی برآمدات بڑھانے میں ملک کی گہری دلچسپی کو اجاگر کرنا ہے اور برآمد کنندگان کو بین الاقوامی خریداروں اور ایگری فوڈ انڈسٹری کے شراکت داروں سے رابطہ قائم کرنے کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔

افغان طالبان رجیم کی سول آبادی پر گولہ باری سے ہونے والے نقصانات کی تفصیلات جاری

جنوبی وزیرستان (یواین پی) افغان طالبان رجیم نے ایک بار پھر جنوبی وزیرستان کے علاقے انگور اڈہ میں سول آبادی پر بزدلانہ حملہ کیا، جنوبی وزیرستان کے علاقہ انگور اڈہ میں 26 اور 29 اپریل کو افغان طالبان نے سول آبادی پر فائرنگ اور گولہ باری کی۔ ڈپٹی کمشنر جنوبی وزیرستان لوئر نے افغان طالبان رجیم کی گولہ باری سے ہونے والے نقصانات کی تفصیلات جاری کردیں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ افغان طالبان کی اشتعال انگیزی سے متعدد گھر تباہ، بچوں اور خواتین سمیت 8 افراد شدید زخمی ہوئے، افغان طالبان کے حملے کے زخمیوں کو فوری طبی امداد کے بعد ڈی آئی خان اور پشاور منتقل کردیا گیا۔ مقامی افراد اور قبائلی مشران کی جانب سے افغان طالبان کی بلااشتعال جارحیت کی مذمت کی گئی۔ انگور اڈہ کے مقامی افراد نے مطالبہ کیا کہ افغانستان سے فائرنگ اور گولہ باری کو فوری بند کیا جائے۔ افغان طالبان اور ان سے وابستہ خوارج دہشت گرد مذموم عزائم کے حصول کیلئے مسلسل عام عوام کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ قبل ازیں سیکیورٹی ذرائع نے کہا کہ افغان طالبان نے ایک بار پھر جنوبی وزیرستان کے انگور اڈہ سے ملحقہ سرحدی علاقے میں پاکستانی سول آبادی پر گولہ باری کی، 29 اپریل 2026 کو افغان طالبان کی جانب سے ایک بار پھر انگور اڈہ سے ملحقہ سرحدی علاقوں میں مارٹر گولا فائر کیا گیا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق مارٹر گولہ مقامی شہریوں کریم خان اور رحمت اللہ کے گھر پر آ گرا جس کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد زخمی ہو گئے، میڈیکل آفیسر ڈاکٹر اشفاق کے مطابق ہسپتال

مزید مؤثر اور شفاف بنایا جائے تا کہ عوام تک درست اور بروقت خبریں پہنچ سکیں۔ نشست کے اختتام پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ صحافی برادری انتخابی عمل کے دوران پیشہ ورانہ اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرینگے

بقیہ نمبر 8

آمدہ انتخابات بہت اہم ہیں ووٹ قوم کی امانت ہے اس کا استعمال سوچ سمجھ کر کرنا ہوگا ہمارا دین بھی میرٹ پر فیصلے کی تاکید کرتا ہے ہم اس وقت فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہوگئے ہیں نوجوان نسل نہایت سمجھداری کے ساتھ آگے بڑھے آئندہ آنے والے انتخابات میں نوجوانوں کا کردار نہایت اہم ہوگا امید ہے کہ نوجوان نسل پڑھے لکھے امیدواروں کا انتخاب کر کے امر ہوگی اور نئی نسل لیڈر کے چنا میں غلطی نہیں کرے گی انہوں نے کہا کہ آنے والا وقت نہایت ہی اہم ہے نت نئے چیلنجوں کے مقابلے کیلئے ہمیں اعلی قیادت کے انتخاب کو یقینی بنانا ہوگا جب تک ہم پڑھی لکھی قیادت کا انتخاب نہیں کریں گے تب تک قوموں کی ترقی ممکن نہیں ہے انہوں نے کہا کہ کاظم میثم اور دیگر پڑھے لکھے نوجوانوں کا انتخاب وقت کی اہم ترین ضرورت ہے انہوں نے بساط کے مطابق چیلنجوں کے باوجود اسمبلی کے اندر اور باہر بہترین انداز میں قومی و ملی ترجمانی کی ہے اب یہ ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ہم آئندہ انتخابات میں بھی کاظم میثم جیسے نوجوانوں کو اسمبلی میں بھیجنے کیلئے اپنے ووٹ کا درست استعمال کریں انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن قوتوں کو دندان شکن شکست دینے کیلئے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی ضرورت ہے مسلم امہ اس وقت اہم دورا ہے پر کھڑی ہے پاکستان اور ایران کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ہم یکجا ہوکر ناکام بناسکتے ہیں ہم ایران اور پاکستان کی سالمیت پر کبھی آنچ آنے نہیں دیں گے دونوں برادر اسلامی ملک کے دفاع کیلئے ہم ہر وقت کمربستہ ہونگے پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کی آنکھیں نکالیں گے

بقیہ نمبر 9

کمشنر محمد سلیم نے کیا۔ ہائی کمشنر، قونصل جنرل فیصل ابڑو اور تجارت وسرمایہ کاری کے قونصلر اتمش جنجوعہ نے کینیڈین وفاقی اور کیوبیک حکومت کے معززین کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کے نمائندوں کے پاکستان پویلین

کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ لیبر ڈے ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ مزدور ہی حقیقی قومی ہیرو ہیں۔

بقیہ نمبر 6

پاکستان ایک مضبوط، متوازن اور قابل اعتبار دفاعی صلاحیت برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اپنی خودمختاری کے دفاع، سمندری مفادات کے تحفظ اور معاشی شہ رگوں کی سلامتی کو یقینی بنانے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ نیول چیف نے کہا کہ اہم سمندری گزرگاہوں پر بڑھتے ہوئے خطرات عالمی تجارت اور توانائی کے تحفظ کے لیے چیلنج بن رہے ہیں، اور ایک مستحکم اور قواعد پر مبنی سمندری نظام کے قیام کے لیے جدید ٹیکنالوجی سے لیس بحری افواج ناگزیر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہنگور کلاس آبدوزیں جدید ہتھیاروں، جدید سینسرز اور ایئر انڈیپینڈنٹ پروپلشن (AIP) نظام سے لیس ہوں گی، جو خطے میں استحکام اور سمندری نظم وضبط برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کریں گی۔ یہ آبدوزیں بحیرہ عرب اور وسیع بحرِ ہند میں اہم سمندری راستوں (SLOCs) کے تحفظ اور جارحیت کے سدباب میں اہم کردار ادا کریں گی۔ نیول چیف نے مزید کہا کہ "ہنگور" کا نام قومی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ 1971 میں، سابقہ ہنگور آبدوز نے دوسری جنگِ عظیم کے بعد پہلی مرتبہ کسی جنگی جہاز کو غرق کیا تھا۔ نئی PNS/M HANGOR اسی شاندار روایت کو آگے بڑھائے گی اور پاک بحریہ کی دفاعی صلاحیت کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے مزید مضبوط بنائے گی۔ پہلی ہنگور کلاس آبدوز کی کمیشننگ پاکستان اور چین کے درمیان دیرینہ اور مضبوط دوستی کا ایک اور اہم باب ہے۔ تقریب میں پاک بحریہ اور چینی بحریہ کے اعلی حکام نے شرکت کی۔ وزیراعظم پاکستان، چیف آف آرمی اسٹاف اور چیف آف ڈیفنس اسٹاف نے اس تاریخی کامیابی پر پوری قوم اور پاک بحریہ کو مبارکباد پیش کی۔

بقیہ نمبر 7

ذمہ دارانہ صحافت کے مختلف پہلوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ عباس چوپانے اپنے خطاب میں آزاد، شفاف اور منصفانہ انتخابات کے لیے میڈیا کے کردار کو نہایت اہم قرار دیا۔ ٹریننگ سیشن کے اختتام پر صحافیوں نے رائٹ ٹو انفارمیشن اور اکریڈیشن کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کیں اور اس بات پر زور دیا کہ معلومات تک رسائی کو

نفاذ انتہائی اہم ہے۔ اس موقع پر سیکریٹری اطلاعات نے فیک نیوز کے تدارک اور سوشل میڈیا میں پراپیگنڈہ کے حوالے سے ایک میکنزم کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔ صحافیوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے سیکریٹری اطلاعات نے ڈپٹی ڈائریکٹر کو خصوصی احکامات جاری کرتے ہوئے کہا کہ صحافیوں کے لیے انڈومنٹ فنڈ کے عمل کو مزید تیز کیا جائے۔ سیکریٹری اطلاعات نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ محکمہ اطلاعات میڈیا سے وابستہ افراد کی بہتری کے لیے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لائے گا۔ سیکریٹری اطلاعات نے نے محکمہ کے افسران کو ہدایت کی ہے کہ آمدہ جنرل الیکشن کے حوالے سے الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر بھرپور آگاہی مہم کا آغاز کیا جائے تا کہ عوام اپنے ووٹ کے حق کے استعمال سے متعلق مکمل شعور حاصل کرسکیں۔۔

بقیہ نمبر 4

گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے کہا کہ گلگت بلتستان کی تعمیر وترقی میں مزدوروں اور محنت کشوں کا کردار نہایت اہم ہے، اور ان کی خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ گورنر گلگت بلتستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی زندگیوں میں بہتری کے لیے ہر ممکن تعاون جاری رکھا جائے گا۔ گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے تمام محنت کشوں کو یوم مزدور پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالی پاکستان کو ترقی، خوشحالی اور استحکام عطا فرمائے۔

بقیہ نمبر 5

تریخ ہے۔ مزدوروں کی عزت و وقار کا تحفظ ہر ادارے اور شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے، کیونکہ ان کے مسائل حل کیے بغیر معاشرتی ترقی ناممکن ہے۔ مزدوروں سے یکجہتی کا اظہار محض نعروں سے نہیں، بلکہ عملی اقدامات سے ہونا چاہیے، کیونکہ ان کی خوشحالی ہی حقیقی قومی خوشحالی ہے۔ ان کے حقوق کا تحفظ آئین اور قانون کی روح ہے، جبکہ ان کی محنت کو تسلیم کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ مزدوروں کے ساتھ انصاف کرنا درحقیقت معاشرے کے ساتھ انصاف ہے، اور ان کی فلاح کے لیے بنائے گئے منصوبوں پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس مزدوروں کے دن کے موقع پر ہم سب کو عہد کرنا چاہیے کہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے متحد رہیں گے۔ ان کی محنت اور قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہوئے، ہم ان

بقیہ نمبر 1

آج گلگت بلتستان میں بھی یوم مزدور اس عزم کے ساتھ منایا جارہا ہے کہ محنت کش طبقے کے حقوق کا مکمل تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔ محنت کش افراد ہماری معیشت کا ستون ہیں جو سخت موسمی حالات اور محدود وسائل کے باوجود اپنے فرائض نہایت ذمہ داری اور دیانتداری سے سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مزدوروں کو درپیش مسائل سے بخوبی آگاہ ہے اور ان کے حل کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جارہے ہیں تا کہ انہیں باعزت روزگار، مناسب اجرت اور محفوظ کام کا ماحول فراہم کیا جا سکے۔ نگران وزیر اعلی نے کہا کہ گلگت بلتستان کی ترقیاتی منصوبوں میں محنت کشوں کا کردار انتہائی اہم ہے اور ان کی خدمات کے اعتراف کے بغیر ترقی کا سفر مکمل نہیں ہو سکتا۔ یوم مزدور ہمیں اس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ ایک مضبوط اور خوشحال معاشرے کی بنیاد مزدوروں کی عزت، ان کے حقوق کے تحفظ اور مساوی مواقع کی فراہمی میں مضمر ہے۔

بقیہ نمبر 2

تھے۔ تقریب کے دوران نئے شامل ہونے والے جوانوں اور بزرگوں کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور انہیں تنظیم میں شمولیت پر خوش آمدید کہا گیا۔ مرکزی سیکرٹری جنرل نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ یہ شمولیت کسی فرد پر احسان نہیں بلکہ ایک ایسے نظام سے وفاداری کا اظہار ہے جو عدل وانصاف پر مبنی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلامی تحریک پاکستان میں مسلسل شمولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام کی سوچ میں مثبت تبدیلی آرہی ہے اور وہ ایک عادلانہ نظام کے قیام کے لیے پرعزم ہیں۔ تقریب کے اختتام پر شرکا کے ساتھ اجتماعی گروپ فوٹو لیا گیا اور اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ ملک میں منصفانہ نظام کے قیام کے لیے جدوجہد جاری رہے گی۔

بقیہ نمبر 3

اور تمام انفارمیشن آفیسرز نے شرکت کی۔ سیکریٹری اطلاعات گلگت بلتستان کو اخبارات کے لئے منظور شدہ ایڈورٹائزمنٹ پالیسی 2025، ڈیجیٹل میڈیا ایڈورٹائزمنٹ پالیسی، انڈومنٹ فنڈ برائے میڈیا سمیت محکمے کی ترقیاتی سکیمز کے بارے میں جامع بریفنگ دی گئی۔ سیکریٹری اطلاعات گلگت بلتستان نےکہا کہ سوشل میڈیا کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جامع پالیسی کا

عالمی یکم مئی یوم مزدور

گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ

کا عالمی یوم مزدور کے موقع پر خصوصی پیغام

گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے یومِ مزدور کے موقع پر محنت کش طبقے کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مزدور کسی بھی معاشرے کی ترقی، خوشحالی اور استحکام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے کہا کہ یکم مئی ہمیں محنت کشوں کی عظیم قربانیوں، جدوجہد اور حقوق کی یاد دلاتا ہے۔ گورنر گلگت بلتستان نے کہا کہ حکومت محنت کش طبقے کے حقوق کے تحفظ، بہتر روزگار کے مواقع اور فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات جاری رکھے گی۔ گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے کہا کہ گلگت بلتستان کی تعمیر و ترقی میں مزدوروں اور محنت کشوں کا کردار نہایت اہم ہے، اور ان کی خدمات کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ گورنر گلگت بلتستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی زندگیوں میں بہتری کے لیے ہر ممکن تعاون جاری رکھا جائے گا۔ گورنر گلگت بلتستان سید مہدی شاہ نے تمام محنت کشوں کو یومِ مزدور پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ترقی، خوشحالی اور استحکام عطا فرمائے۔

نگران وزیر اعلیٰ جسٹس (ر) یار محمد

کا عالمی یوم مزدور کے موقع پر خصوصی پیغام

نگران وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان جسٹس (ر) یار محمد نے مزدوروں کے عالمی دن کے حوالے سے اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ اسلام سماجی انصاف کے اصولوں اور محنت کشوں کے حقوق کا درس دیتا ہے۔ یکم مئی ان مزدوروں کی قربانیوں اور عزم کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے اپنے بنیادی حقوق کو برقرار رکھنے اور کام کے منصفانہ ماحول کیلئے اپنی جانیں قربان کیں۔ آج کا دن محنت کشوں کی عظمت کی علامت ہونے کے ساتھ یہ موقع بھی فراہم کرتا ہے کہ اپنے محنت کشوں کے قومی تعمیر کیلئے انمول خدمات کا اعتراف کریں۔ نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث میں محنت کشوں کے حقوق، ان کو مناسب معاوضہ کی ادائیگی اور محنت کش طبقہ کے ساتھ منصفانہ سلوک کو یقینی بنانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ نگران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مزدور کسی بھی معاشرے کی ترقی، استحکام اور خوشحالی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی شب و روز محنت ہی قوموں کی تعمیر و ترقی کی ضامن ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کی طرح آج گلگت بلتستان میں بھی یومِ مزدور اس عزم کے ساتھ منایا جا رہا ہے کہ محنت کش طبقے کے حقوق کا مکمل تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔ محنت کش افراد ہماری معیشت کا ستون ہیں جو سخت موسمی حالات اور محدود وسائل کے باوجود اپنے فرائض نہایت ذمہ داری اور دیانتداری سے سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت مزدوروں کو درپیش مسائل سے بخوبی آگاہ ہے اور ان کے حل کے لیے سنجیدہ اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ انہیں باعزت روزگار، مناسب اجرت اور محفوظ کام کا ماحول فراہم کیا جا سکے۔ نگران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گلگت بلتستان کی ترقیاتی منصوبوں میں محنت کشوں کا کردار انتہائی اہم ہے اور ان کی خدمات کے اعتراف کے بغیر ترقی کا سفر مکمل نہیں ہو سکتا۔ یومِ مزدور ہمیں اس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ ایک مضبوط اور خوشحال معاشرے کی بنیاد مزدوروں کی عزت، ان کے حقوق کے تحفظ اور مساوی مواقع کی فراہمی میں مضمر ہے۔

نگران وزیر اطلاعات غلام عباس

کا عالمی یوم مزدور کے موقع پر خصوصی پیغام

وزیر اطلاعات و انفارمیشن ٹیکنالوجی گلگت بلتستان غلام عباس نے کہا ہے کہ یکم مئی مزدوروں کی جدوجہد، قربانیوں اور محنت کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا دن ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ معاشرے کی ترقی اور خوشحالی میں مزدور طبقے کا کردار ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ اپنی محنت، پسینے اور قربانیوں سے وہ نہ صرف معیشت کو مضبوط بناتے ہیں بلکہ سماجی انصاف کے خواب کو بھی حقیقت میں تبدیل کرتے ہیں۔ حکومت گلگت بلتستان مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات اٹھا رہی ہے۔ انہیں بہتر سہولیات، محفوظ کام کا ماحول اور منصفانہ اجرت فراہم کرنا ہماری اولین ترجیح ہے۔ مزدوروں کی عزت و وقار کا تحفظ ہر ادارے اور شہری کی مشترکہ ذمہ داری ہے، کیونکہ ان کے مسائل حل کیے بغیر معاشرتی ترقی ناممکن ہے۔ مزدوروں سے یکجہتی کا اظہار محض نعروں سے نہیں، بلکہ عملی اقدامات سے ہونا چاہیے، کیونکہ ان کی خوشحالی ہی حقیقی قومی خوشحالی ہے۔ ان کے حقوق کا تحفظ آئین اور قانون کی روح ہے، جبکہ ان کی محنت کو تسلیم کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ مزدوروں کے ساتھ انصاف کرنا درحقیقت معاشرے کے ساتھ انصاف ہے، اور ان کی فلاح کے لیے بنائے گئے منصوبوں پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس مزدوروں کے دن کے موقع پر ہم سب کو عہد کرنا چاہیے کہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے متحد رہیں گے۔ ان کی محنت اور قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہوئے، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ لیبر ڈے ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ مزدور ہی حقیقی قومی ہیرو ہیں۔

یکم مئی......یوم مزدور اور اس کے تقاضے

اللہ دتہ انجم لکھنے سے گہرا شغف رکھتے ہیں، سماجی، ثقافتی اور علمی موضوعات پہ خامہ فرسائی کرتے ہیں، دھنوٹ ضلع لودھراں سے تعلق ہے

اسلام میں مزدوروں کے بہت سے حقوق ہیں جنہیں اسلام نے انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے، مزدور ہی اس قوم کا اثاثہ ہیں جو روزانہ کما کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے، کسی بھی ملک، قوم اور معاشرے کی ترقی میں مزدوروں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے، مگر سب سے زیادہ حق تلفی بھی انہی کی کی جاتی ہے۔ سرمایہ دار اور جاگیردار طبقے مزدور کا استحصال کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور مزدور اسے اپنا مقدر سمجھ کر صبر کر لیتے ہیں۔ ہمارے سماج میں مزدوروں کا وجود ہے، جسے ہمیں تسلیم کرنا چاہیے۔ مزدوری ہر کوئی کرتا ہے، مگر سب کے درجات الگ ہوتے ہیں۔ ہر مزدور اپنے میدان میں اپنی بساط بھر مزدوری کرتا ہے اور اجرت حاصل کر کے اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے۔ اسلام نے محنت کو بڑا مقام عطا کیا ہے اور محنت شخص کی بڑی حوصلہ افزائی کی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا خود کمانے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے (طبرانی) یہ فرما کر محنت کی قدر و قیمت اجاگر فرما دی۔

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ کسی نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھایا (صحیح البخاری) آپ ﷺ کو مزدوروں کے حقوق کا اس حد تک پاس تھا کہ وصال سے قبل آپ ﷺ نے اپنی امت کے لیے جو آخری وصیت فرمائی وہ یہ تھی کہ نماز کا خیال رکھو اور ان لوگوں کا بھی جو تمہارے زیر دست ہیں (مسند احمد، ابو داؤد) آپ ﷺ نے مزید فرمایا تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں خود جھگڑوں گا۔ ان میں سے ایک وہ ہو گا جس نے کسی سے کام کروایا۔ کام تو اس سے پورا لیا مگر اسے مزدوری پوری ادا نہ کی (صحیح البخاری) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص سے مصافحہ کرتے وقت اس کے ہاتھوں پر کچھ نشانات دیکھے، وجہ پوچھی تو اس نے بتایا روزی کمانے میں محنت مشقت کرنے کی وجہ سے، تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ چوم لیا۔ مزید ارشاد فرمایا: مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل اس کی مزدوری ادا کر دو (ابن ماجہ) جو کوئی غیر آباد زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہے (گویا اس کی محنت نے اس کو مالکانہ حقوق عطاء کر دیئے) (احمد، ترمذی، ابو داؤد) اس کے برعکس جبکہ سرمایہ دارانہ نظام میں ساری عمر محنت کرنے کے باوجود بھی محنت کش کو مالکانہ حقوق نہیں مل سکتے۔

کسی کے پاس غیر آباد زمین ہو جسے وہ خود کاشت کرے نہ کسی کو کاشت کے لئے دے تو اس کی زمین بحق سرکار ضبط ہو جائے گی (یعنی یا تو اس پر محنت کر کے اس سے خود فائدہ اٹھائے یا کسی دوسرے کو اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے۔ جب یہ دونوں شکلیں نہیں بن رہیں، تو بیکار زمین پر حکومت قبضہ کر لے تا کہ وہ آگے کسی ضرورت مند کو دے سکے۔ یہاں بھی محنت ہی اصل بنیاد قرار پائی ہے) آپ ﷺ نے مضاربت یا شراکت میں سرمایہ کے ساتھ محنت کی پوزیشن برابر قرار دی۔ کسی کو آپ ﷺ نے کلہاڑا دے کر محنت کرنے کو کہا، کوئی جوان شخص آپ ﷺ کے پاس مانگنے آیا تو آپ ﷺ نے اس کو مثال سے توجہ دلائی کہ تمہارے پاس ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان، ناک اور زبان صحیح سالم موجود ہیں۔ اس صورت میں تیرے پاس بے شمار دولت موجود ہے۔

محنت کر کے کماؤ، مانگتا کیوں ہو؟ یکم مئی کو مزدور کا عالمی دن منایا جاتا ہے، جسے ** لیبر ڈے ** کہتے ہیں۔ یہ کیوں منایا جاتا ہے اور کب سے، ماضی میں تقریباً دو سو سال قبل پوری دنیا میں مزدوروں کی حالت قابلِ رحم تھی۔ مزدور کی زندگی جانور سے بدتر ہوا کرتی تھی، مزدوروں سے جانوروں کی طرح کام لیا جاتا تھا۔ دن میں 16،16 گھنٹے کام لیا جاتا اور مناسب اجرت بھی نہیں دی جاتی تھی۔ مقررہ وقت سے زیادہ کام کروانے پر بھی اضافی اجرت نہیں دی جاتی تھی، غرض کہ ہر طرح سے مزدوروں کے ساتھ ناانصافی کی جاتی اور ان کا بھرپور استحصال کیا جاتا۔ کام کرنے کے دوران اگر کوئی مزدور زخمی ہو جاتا یا مر جاتا تو اس کے تمام اخراجات خود مزدور کے ذمہ تھے، ایسا کوئی قانون نہیں تھا کہ فیکٹری، کمپنی یا مل کی طرف سے مزدور کو زخمی ہونے کی صورت میں اس کا علاج کروایا جا سکے۔ مزدور کی ملازمت کا فیصلہ آجر کی مرضی پر ہوتا۔ وہ جس کو چاہتا ملازمت پر رکھتا اور جس کو چاہتا ملازمت سے ہٹا دیتا۔ ہفتے میں سات دن کام کرنا پڑتا تھا اور چھٹی کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے امریکہ اور یورپ میں مزدوروں نے مختلف تحریکیں چلائیں 1884 میں فیڈریشن آف آرگنائزڈ ٹریڈرز اینڈ لیبر یونینز نے اپنا ایک اجلاس منعقد کیا جس میں انہوں نے ایک قرارداد پیش کی۔ قرارداد میں کچھ مطالبے رکھے گئے جن میں سب سے اہم مطالبہ، مزدوروں کے کام کرنے کے 16 گھنٹوں کو کم کر کے 8 گھنٹے کیا جائے۔ مزدوروں کا کہنا تھا کہ 8 گھنٹے کام کے لیے 8 گھنٹے آرام کے لیے اور 8 گھنٹے ہماری مرضی سے گزارنے کے لیے۔ اس مطالبے پر یکم مئی سے عمل کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی، لیکن اس مطالبہ کو تمام قانونی راستوں سے منوانے کی کوشش ناکام ہونے کی صورت میں یکم مئی ہی کو ہڑتال کا اعلان کیا گیا اور کہا جب تک مطالبات مانے نہیں جاتے یہ تحریک جاری رہے گی۔ 16 گھنٹے کام کرنے والے مزدوروں میں 8 گھنٹے کام کا نعرہ بہت مقبول ہوا۔

اسی وجہ سے اپریل 1886 تک تقریباً ڈھائی لاکھ سے زیادہ مزدور اس ہڑتال میں شامل ہو گئے۔ اس تحریک کا آغاز امریکہ کے شہر ''شکاگو'' سے ہوا۔ ہڑتال سے نمٹنے کے لیے جدید اسلحہ سے لیس پولیس کی تعداد شہر میں بڑھا دی گئی۔ یہ اسلحہ اور دیگر سامان پولیس کو مقامی سرمایہ داروں نے مہیا کیا تھا۔ تاریخ کا آغاز یکم مئی سے ہو گیا۔ پہلے روز ہڑتال بہت کامیاب رہی دوسرے دن یعنی 2 مئی کو بھی ہڑتال بہت کامیاب اور پُرامن رہی۔ لیکن تیسرے دن ایک فیکٹری کے اندر پولیس نے پرامن اور نہتے مزدوروں پر فائرنگ کر دی جس کی وجہ سے چار مزدور ہلاک اور بہت زخمی ہو گے۔ اس واقعہ کے خلاف تحریک کے منتظمین نے اگلے ہی روز 4 مئی کو ایک بڑے احتجاجی جلسے کا اعلان کیا۔ جلسہ پُرامن تھا، لیکن آخری مقرر کے خطاب کے دوران پولیس نے اچانک فائرنگ شروع کر دی، جس سے کئی مزدور ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ پولیس نے یہ الزام لگایا کہ مظاہرین میں سے ان پر گرنیڈ سے حملہ کیا گیا، جس کی وجہ سے ایک پولیس والا ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے، اس حملے کو بہانہ بنا کر پولیس نے گھر گھر چھاپے مارے اور بائیں بازو اور مزدور رہنماؤں کو گرفتار کر لیا، ایک جعلی مقدمے میں آٹھ مزدور رہنماؤں کو سزائے موت دی گئی تھی۔

البرٹ پارسن، آگسٹ سپائز، ایڈولف فشر اور جارج اینجل کو 11 نومبر 1887 کو پھانسی دے دی گئی۔ لوئیس لنگ نے جیل میں خودکشی کر لی اور باقی تینوں کو 1893 میں معاف کر کے رہا کر دیا گیا۔ مئی کی اس مزدور تحریک نے آنے والے دنوں میں طبقاتی جدوجہد کے متعلق شعور میں انتہائی اضافہ کیا، ایک نوجوان لڑکی ایما گولڈ نے کہا تھا کہ مئی 1886 کے واقعات کے بعد میں محسوس کرتی ہوں کہ میرے سیاسی شعور کی پیدائش اس واقعے کے بعد ہوئی ہے۔

البرٹ پارسن کی بیوہ لوسی پارسن نے کہا دنیا کے غریبوں کو چاہیے کہ اپنی نفرت کو ان طبقوں کی طرف موڑ دیں جو انکی غربت کے ذمہ دار ہیں یعنی سرمایہ دار طبقہ۔ جب مزدوروں پر فائرنگ ہو رہی تھی تو ایک مزدور نے اپنا سفید جھنڈا ایک زخمی مزدور کے خون میں سرخ کر کے ہوا میں لہرا دیا، اسکے بعد مزدور تحریک کا جھنڈا ہمیشہ سرخ رہا۔ 1889 میں ریمنڈ لیوین کی تجویز پر یکم مئی 1890 کو یومِ مئی کے طور پر منانے کا اعلان کیا گیا۔ اس دن کی تقریبات بہت کامیاب رہیں۔ اسکے بعد یہ دن ''عالمی یوم مزدور'' کے طور پر منایا جانے لگا سوائے امریکہ، کینیڈا اور جنوبی افریقہ کے۔ جنوبی افریقہ میں غالباً نسل پرست حکومت کے خاتمے کے بعد یوم مئی وہاں بھی منایا جانے لگا۔ یکم مئی پوری دنیا میں ''یومِ مزدور'' کی شکل میں منایا جانے لگا اور دھیرے دھیرے دوسرے ممالک نے بھی یکم مئی کو ''یومِ مزدور'' کے طور پر منانا شروع کر دیا۔ دیکھا جائے ہندستان میں مزدوروں کے اتحاد کو یاد کیا جائے، تو اس کی مثال 1862 میں اپریل مئی کے دوران تقریباً 2100 مزدوروں کے ذریعے ہاوڑہ ریلوے اسٹیشن پر کی گئی ہڑتال ہے، اس ہڑتال میں بھی مزدوروں کا اصل مطالبہ کام کے اوقات کو گھٹا کر 8 گھنٹے کرنا تھا۔ یکم مئی کو ''یومِ مزدور'' کے طور پر ہندوستان میں 1932 میں منایا گیا، جس کے بعد سے ہر سال یوم مزدور منایا جانے لگا اور اس موقعے پر جلسوں کا انعقاد کیا جانے لگا جس میں مزدوروں کی ترقی اور ان کے مفاد سے متعلق اقدامات کیے جانے لگے۔ مزدور طبقے کی عالمی تحریک بڑی تیزی سے پھیلی اور چالیس پچاس برسوں میں دنیا کی تقریباً نصف آبادی پر مزدور طبقے کا انقلابی سرخ پرچم لہرانے لگا۔

محنت کشوں کی عظیم جدوجہد کا دن

یہ حقیقت ہے کہ جب مزدوروں سے 16،16 گھنٹے جانوروں کی طرح کام لیا جائے۔ تنخواہ یا اُجرت برائے نام دی جائے۔ اوور ٹائم کا تصور نہ ہو۔ دورانِ ڈیوٹی اگر مر جائے تو اس کا ذمہ دار بھی خود مزدور ہو۔ اس کے تمام اخراجات بھی مزدور کے ہی ذمہ ہوں۔ زخمی ہونے والے مزدور کے علاج کیلئے بھی مِل یا فیکٹری وغیرہ کی طرف سے سہولت کا کوئی قانون نہ ہو۔ مزدور کی ملازمت کا فیصلہ بھی مالک کے رحم و کرم پر ہو۔ چھٹی کا کوئی تصور نہ ہو۔ چھوٹی چھوٹی وجہ پر جھڑکیں اور تشدد مزدور کا نصیب سمجھے جائیں۔ تو ایسے میں کب تک کوئی برداشت کرے گا۔ کہیں نہ کہیں سے تو اس ظلم کے خلاف آواز اُٹھے گی۔ بلکہ ظلم کے خلاف آواز کو بلند ہونا چاہیئے کیوں کہ ظلم سہنا بھی ظالم کی حمایت کرنا ہے۔

ایسے ہی ظلم کے خلاف مزدوروں کی ایک آواز یکم مئی 1886ء میں امریکہ کے صنعتی شہر شکاگو میں گونجی، جو بعد ازاں ایک تحریک کی شکل اختیار کر گئی۔ 16،16 گھنٹے کام کرنے والے مزدوروں میں ''8 گھنٹے کام کا نعرہ بہت مقبول ہوا''۔ یہ آواز ایک روایتی آواز نہ تھی بلکہ یہ 1200 فیکٹریوں کے ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ مزدوروں کی آواز تھی۔ جس نے پوری سامراجی طاقتوں اور سرمایہ داروں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہڑتال سے نمٹنے کیلئے جدید اسلحہ سے لیس پولیس کی تعداد شہر میں بڑھا دی گئی۔ یہ اسلحہ اور دیگر سامان پولیس کو مقامی سرمایہ داروں نے مہیا کیا تھا۔ پہلے روز ہڑتال بہت کامیاب رہی دوسرے دن یعنی 2 مئی کو بھی ہڑتال بہت کامیاب اور پُرامن رہی۔ تیسرے دن ایک فیکٹری کے اندر پولیس نے پُرامن اور نہتے مزدوروں پر فائرنگ کر دی۔ جس کی وجہ سے چار مزدور ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ کے خلاف تحریک کے منتظمین نے اگلے ہی روز 4 مئی کو ایک بڑے احتجاجی جلسے کا اعلان کیا۔ اگلے روز جلسہ پُرامن جاری تھا لیکن آخری مقرر کے خطاب کے دوران پولیس نے اچانک فائرنگ کر کے بہت سے مزدور ہلاک اور زخمی کر دیئے۔ پولیس نے یہ الزام لگایا کہ مظاہرین میں سے ان پر گرینیڈ سے حملہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایک پولیس اہلکار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے ہیں۔

اس حملے کو بہانہ بنا کر پولیس نے گھر گھر چھاپے مارے اور بائیں بازو اور مزدور رہنماؤں کو گرفتار کر لیا۔ ایک جعلی مقدمے میں آٹھ مزدور رہنماؤں کو سزائے موت سنا دی گئی۔ جن میں البرٹ پارسن، آگسٹ سپائز، ایڈولف فشر اور جارج اینجل کو 11 نومبر 1887ء کو پھانسی دی گئی۔ لوئیس لنگ نے جیل میں خودکشی کر لی اور باقی تینوں کو 1893ء میں معافی دے کر رہا کر دیا گیا۔ مئی کی اس مزدور تحریک نے آنے والے دنوں میں طبقاتی جدوجہد کے متعلق شعور میں انتہائی اضافہ کیا۔ ایک نوجوان لڑکی ایما گولڈ نے کہا کہ مئی 1886ء کے واقعات کے بعد میں محسوس کرتی ہوں کہ میرے سیاسی شعور کی پیدائش اس واقعہ کے بعد ہوئی ہے۔ البرٹ پارسن کی بیوہ لوسی پارسن نے کہا کہ دنیا کے غریبوں کو چاہئے کہ اپنی نفرت کو ان طبقوں کی طرف موڑ دیں جو ان کی غربت کے ذمہ دار ہیں یعنی سرمایہ دار طبقہ۔ جب مزدوروں پر فائرنگ ہو رہی تھی تو ایک مزدور نے اپنا سفید جھنڈا ایک زخمی مزدور کے خون میں سرخ کر کے ہوا میں لہرا دیا۔ اس کے بعد مزدور تحریک کا جھنڈا ہمیشہ سرخ رہا۔ 1889ء میں ریمنڈ لیوین کی تجویز پر 1890ء میں یکم مئی کو ''یوم مزدور'' کے طور پر منانے کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد یہ دن ''عالمی یوم مزدور'' کے طور پر منایا جانے لگا سوائے امریکہ، کینیڈا اور جنوبی افریقہ کے۔ جنوبی افریقہ میں غالباً نسل پرست حکومت کے خاتمے کے بعد یوم مئی وہاں بھی منایا جانے لگا۔ مزدور اور دیگر استحصال زدہ طبقات کی حکومت لینن کی سربراہی میں اکتوبر انقلاب کے بعد سوویت یونین میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد مزدور طبقے کی عالمی تحریک بڑی تیزی سے پھیلی اور چالیس پچاس سالوں میں دنیا کی تقریباً نصف آبادی پر مزدور طبقے کا انقلابی سرخ پرچم لہرانے لگا۔

یکم مئی 1972ء کو پاکستان کی حکومت نے پہلی مرتبہ باضابطہ طور پر سرکاری سطح پر یکم مئی کو محنت کشوں کا دن قرار دیا۔ تب سے اب تک ہر سال یکم مئی کو ملک میں عام تعطیل ہوتی ہے اور پاکستان کے تمام محنت کش دنیا بھر کے محنت کشوں سے مل کر اپنے ان ساتھیوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اس روز دنیا بھر کے محنت کش شکاگو کے شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کیلئے جلسے، جلوس، ریلیاں، سیمینارز وغیرہ منعقد کر کے اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ جب تک دنیا سے استحصالی نظام کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ہماری جدوجہد جاری و ساری رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ محنت کشوں نے بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ محنت کشوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے تحت محنت کشوں کو درپیش مسائل کے تدارک کیلئے کوششیں کی جاتی ہیں مگر 1886ء سے آج تک مزدور اور سرمایہ دار طبقے کی جنگ جاری ہے۔

یہ حقیقت بھی اپنی جگہ اٹل ہے کہ دنیا بھر میں آج بھی مزدور انتہائی نامساعد حالات کا شکار ہیں اور دن بدن مزدوروں کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اب بھی کام کی جگہ پر حفاظتی آلات نہ ہونے کی بنا پر لاکھوں مزدور مر جاتے ہیں۔ لاکھوں کارکن مختلف جگہوں پر کام کی نوعیت کی وجہ سے بیمار ہو کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جبکہ زرعی شعبے سے منسلک محنت کشوں پر تو قوانینِ محنت کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔

اگر دینِ اسلام پر نظر ڈالیں تو آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ نے مزدور کی سلامتی کے تمام تقاضے پورے کئے۔ اسلام میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دی جائے۔ اسلامی ملک ہونے کے باوجود پاکستان میں محنت کشوں کے حقوق استحصالی طبقے کے ہاتھوں پامال ہو رہے ہیں۔ پاکستانی محنت کش کمر توڑ مہنگائی، کم اُجرت، تیل، بجلی، گیس وغیرہ جیسی روزِمرہ کی اشیاء کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ، تعلیم و صحت کی ابتر صورتحال وغیرہ کا شکار ہے۔ دہشت گردی اور امن کی ناقص صورت حال نے زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے۔ مزدوری کیلئے اپنے ہی ملک میں کسی جگہ جانے والے مزدوروں کو بھی نہیں بخشا جاتا۔ چند سال قبل بلوچستان میں مزدوری کرنے والے سرائیکی مزدوروں کو پنجابی شناخت کر کے فائرنگ کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں آمروں، سرمایہ داروں اور جاگیرداروں نے پاکستانیوں کو تقسیم در تقسیم کیا ہوا ہے۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم نے امیر کو امیر اور غریب کو غریب تر بنا دیا ہے۔ چائلڈ لیبر پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ ہمارے ملک کے بچے بچے کو مقروض کیا جا رہا ہے۔ افسوس کہ ملکی معیشت کو مستحکم کرنے والے مزدوروں کو دیگر بنیادی سہولیات تو دور کی بات ہے انہیں تو پینے کا صاف پانی تک نہیں مل سکا۔ ان حالات میں یکم مئی کا دن مزدوروں کیلئے ہوا کے تازہ جھونکے اور مایوسی کے اندھیروں میں سحر کی نوید ہے۔ یکم مئی ایک دن نہیں بلکہ ایک جدوجہد، تحریک اور نظریے کا نام ہے۔

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات